ماہنامہ سیدھا راستہ

دسمبر 2020ء

seedharastah.com

مرکزی دفتر: **جامع مسجد نگینہ**

بلاک بی تھری گجرپورہ چائنہ سکیم، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی دُرستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اُردو

بیسیوں حوالہ جات سے مزّین، دورِ جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

مسلسل اشاعت کا اکتیسواں سال

رکن کونسل آف جرائد اہلسنّت پاکستان

بیادگار

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول،

امینِ علم لدُنی، قطبِ جلی، نائب غوث الثقلین منظورِ نظر داتا گنج بخش

حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ

(نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی)

قدس سرہُ العزیز

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم رحمہ اللہ تعالیٰ

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ منیر احمد یوسفی رحمہ اللہ تعالیٰ

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی رحمہ اللہ تعالیٰ

بظلِ عنایت

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

بفیضانِ نظر

صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج نیرِ شرافت، زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول منیر اسلام مُنیر احمد یوسفی علیہ الرحمۃ (ایم۔اے)

سرپرستِ اعلیٰ

خادم دینِ اسلام پیر بشیر احمد یوسفی زیدمجدہ الکریم

0313-3333777

مدیرِ اعلیٰ

مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی

مدیرِ معاون

مفتی محمد آصف یوسفی

علامہ سلیمان شفیق یوسفی

سرکولیشن کنٹرولرز

پیرِ طریقت شیخ فہد احمد یوسفی

حافظ ظفر یوسفی

مینیجنگ ایڈیٹر

رشید احمد جنجوعہ یوسفی (ایم۔اے ایل۔ایل۔بی)

محمد عثمان علی یوسفی

حُسنِ ترتیب

1	حمد باری تعالیٰ و علامہ خادم حسین رضوی	3
2	اداریہ۔	4
3	تفسیر یوسفی۔	6
4	سنت کو مضبوطی سے پکڑلو۔	12
5	حضرت سیّدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ	16
6	تجارت کے اُصول۔	25
7	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال پُر انوار کی کیفیات۔	28
8	مَنْ سَبَّ نَبِيًّا فَاقْتُلُوْهُ۔	34
9	حاجی محمد یوسف علی نگینہ قدس سرہُ العزیز۔	40
10	علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ۔	46

سالانہ ممبر شپ فیس (اندرون و بیرون ملک)

	روپے
الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2000
عرب امارات و سعودی عرب	2000
انگلینڈ	2000
کینیڈا، امریکہ	2500
پاکستان	450

زیرِ انتظام صاحبزادہ والا شان محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی و یوسفی برادران

خط و کتابت و ترسیلِ زر کا پتا

ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ''

480-C-1 گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور

متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق

0321-8868693

کمپوزرز و ڈیزائنر عظیم احمد یوسفی، محمد اعظم یوسفی، احسن علی

ڈرافٹ اور چیک کے لئے خلیل احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر PK13MEZN0002860102868150 میزان بینک لاہور

پبلشر حافظ خلیل احمد یوسفی نے حامد جمیل پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد نگینہ بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور سے شائع کیا

قیمت فی شمارہ 40 روپے

کمپوزنگ: ابوبکر کمپیوٹر سینٹر۔ A-977 بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور 0300-4274936

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com

ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com

http://www.nagina.tv

حمد باری تعالیٰ

از قلم: پیر طریقت حضرت صاحبزادہ محمد اللہ دتہ زمزم یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

حمد تیری ذات کو اَے کار ساز و کردگار
میں ترا بندہ خداوندا عمل سے شرمسار

یا رب اقلیمِ جہاں کا راز تیرا با وقار
ہے ترے ہی زیرِ فرماں سب عروج و اِفتخار

لالہ و نرگس کلی متلاشیءِ صد نو بہار
ہر کسی کے واسطے تُو لمحہ لمحہ غم گُسار

میرے باطن کے چمن کا ہے گریباں تار تار
دِل گلوں کا خواہش مند ہے ڈَس رہی ہے نوکِ خار

پوری ہوں گی دیدہءِ پُر نم کی ساری حسرتیں
سایہءِ رَحمت ترا دے گا اگر دِل کو قرار

لاکھ کوتاہی سہی رَحمت سے مایوسی نہیں
آنکھیں اِحساسِ ندامت سے ہیں بے شک اَشکبار

رات دِن رنج و اَلم سے دِل ہے رَنجیدہ بڑا
اِتنا ہے بارِ گناہ شرمندہ ہوں پروردِگار

ہر جگہ ہیں تیرے اَلطاف و کرم کی بارشیں
دُنیا و محشر میں تیری رَحمتیں ہیں بے شمار

ہر گھڑی ہر کوئی سائل ہے تری سرکار میں
ادنیٰ سے ادنیٰ کا تیری رَحمتوں پر اِنحصار

اَب کرم کی ڈالیاں زمزم کا بن جائیں نصیب
ڈھونڈتا پھرتا ہے تیرے فضل کے لیل و نہار

اللہ تبارک وتعالیٰ کو سب جگہوں سے زیادہ محبوب مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہیں بازار ہیں۔ (حدیث)

علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ

از قلم: ناصر بشیر

جو نقیبِ عشقِ رسول تھا ' وہ چلا گیا
جو مدینے والوں کا پھول تھا ' وہ چلا گیا

کبھی پھول تھا ' کبھی خار تھا جو کلام میں
جو ہر اِک اَدا میں قبول تھا ' وہ چلا گیا

اسے مرتبہ یہ ملا تھا ' عشق و جنون میں
جو نبی کے پاؤں کی دھول تھا ' وہ چلا گیا

کوئی اس کے جیسا نہیں رہا ' مرے شہر میں
جو وفا کا اَصل اُصول تھا ' وہ چلا گیا

اسے نسبتیں رہیں ' پنجتن کے چراغ سے
جو غلامِ بیتِ بتول تھا ' وہ چلا گیا

جسے گل کہا سبھی عاشقانِ رسول نے
جو عدو کے حق میں ببول تھا ' وہ چلا گیا

وہ سیاہ شب کے گمان میں تھا یقین کوئی
نئی صبح کا جو نزول تھا ' وہ چلا گیا

ہفتہ وار تعلیمی وتربیتی اجتماع

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور نبی کریم رءُوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت سے ہر ہفتہ کو بعد از نماز مغرب **جامع مسجد نگینہ** A-977 'بلاک بی III' گجر پورہ سکیم لاہور میں دینی بھائیوں کو دعوت وتبلیغ کا طریقہ کار سکھانے کیلئے تربیتی وتعلیمی اجتماع ہوتا ہے آپ تمام محبان اسلام اور عشاقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرکت کی دعوت ہے۔

بفیضان نظر پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا **منیر احمد یوسفی** رحمہ اللہ تعالیٰ

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب
042-36880027-28,0300-4274936

اداریہ

ریاست مدینہ میں تحفظ ناموس رسالت مارچ پر تشدد

اسلام اَمن وسلامتی کا دین ہے۔ لیکن اَفسوس کہ اِسلام دشمن شدت پسند اِس سے ٹکراؤ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اگر اِسلام دشمنی کا کوئی موقع میسر نہ آئے تو خود حالات پیدا کر لیتے ہیں۔ اِس میں کوئی دو رائے نہیں کہ اِسلام دشمن اِنسانیت قوتیں مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لئے آزادی اِظہار رائے کی آڑ میں اپنے مذموم مقاصد پورے کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہتی ہیں۔ اِس کی حالیہ مثال فرانس کے شہر پیرس کے شمال مغرب میں واقع ''کونفلاں سینٹ اورین'' میں پیش آنے والا واقعہ ہے جہاں ایک سکول ٹیچر گذشتہ کئی سالوں سے سکول کے بچوں کو خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے (نعوذ باللہ) گستاخانہ خاکے دکھاتا اور اِس بارے گستاخانہ گفتگو کا سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئے تھا جس سے بچوں کی دِل آزاری کے علاوہ ان کو ذہنی کوفت ہوتی تھی۔ بچوں کے والدین نے ٹیچر کی اِس مکروہ حرکت پر اپنے غم وغصے کا اظہار اور احتجاج بھی کیا لیکن وہ لعین کمبخت اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا اور نہ ہی فرانس کی حکومت نے اِس مذموم شرارت کا کوئی نوٹس لیا۔ بالآخر جب ایک چیچن نوجوان نے خنجر کے وار سے اس ملعون کو واصل جہنم کر دیا تو پھر فرانسیسی پولیس متحرک ہوئی اور اس کو دہشتگردی قرار دیتے ہوئے اس نوجوان کو گولی مار کر شہید کر دیا۔ فرانسیسی صدر نے اِس شرانگیزی کو آزادی اِظہارِ رائے کے نام پر مزید ہوا دیتے ہوئے گستاخانہ خاکوں کی بڑی تعداد عمارتوں پر نمائش کی اجازت دینے کے علاوہ ملعون سکول ٹیچر کو ہیرو قرار دیتے ہوئے اس کو اعلیٰ سول ایوارڈ سے بھی نوازا۔ فرانسیسی صدر کے اِس غیر دانشمندانہ اور ناعاقبت اندیش طرزِ عمل سے تمام اُمّت مسلمہ کی دلآزاری ہوئی۔ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی شان اَقدس میں گستاخی پر ہر وہ دِل رنج میں ہے جس میں رَتی بھر بھی اِیمان موجود ہے۔ فرانسیسی صدر کی اِس جنونیت کے خلاف پوری مسلم دُنیا سراپا احتجاج ہے۔ اکثر اسلامی ممالک نے فرانسیسی مصنوعات کا بائیکاٹ کرتے ہوئے اِن کو مارکیٹ سے ہٹوا دیا ہے جس کی وجہ سے فرانسیسی معیشت کو شدید جھٹکا لگا ہے اِس پریشانی کے عالم میں فرانس نے بعض عرب حکومتوں سے بائیکاٹ ختم کرنے کی اپیل بھی کی ہے۔ اِسلامیانِ پاکستان کی جانب سے بھی گستاخانہ خاکوں اور فرانسیسی صدر کی حماقت کے خلاف سرکاری اور نجی سطح پر سخت ردِعمل کا اِظہار کیا جا رہا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ فرانسیسی سفیر کو ملک بدر کرنے کے علاوہ باقاعدہ طور پر فرانسیسی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کا اِعلان کرے مگر حکومت پاکستان نے اَیسا نہ کیا۔ اِسی سلسلہ میں تحریک لبیک پاکستان کی جانب سے راولپنڈی لیاقت باغ سے فیض آباد تک تحفظ ناموس رسالت مارچ کا اِعلان کیا تا کہ فرانسیسی حکومت کو اپنا احتجاج نوٹ کرانے کے علاوہ اس پر اَیسی شرمناک حرکتوں سے باز رہنے کے لئے دباؤ بڑھایا جائے۔ لیکن جونہی تحفظ ناموس رسالت مآب مارچ کے شرکاء لیاقت باغ پہنچے تو اِسلام کے نام معرضِ وجود میں آنے والے ملک پاکستان میں ریاستِ مدینہ کے دعویدار حکومت کی پولیس نے نہ جانے کیوں اِن کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے مختلف رکاوٹیں کھڑی کر کے تمام راستوں کو سیل بند کر دیا۔ نتیجتاً شرکاء مارچ اور پولیس میں تصادم کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ پولیس شرکاء مارچ کو منتشر کرنے کے لئے تاریخ کا بدترین لاٹھی چارج کیا اور بے تحاشہ آنسو گیس کی شیلنگ کی جس سے لیاقت باغ مری روڈ تمام دن میدان جنگ بنا رہا۔ پولیس کے مذموم لاٹھی چارج اور شدید آنسو گیس شیلنگ سے ستر شرکاء مارچ شدید زخمی ہوئے جبکہ مری روڈ لیاقت باغ کا پورا علاقہ دھویں کی لپیٹ میں آ گیا گھروں میں خواتین، بچوں اور مردوں کو سانس لینے میں شدید دشواری کا سامنا رہا۔ حکومت کی طرف سے تحفظ ناموس رسالت مآب مارچ پر اِس طرح بہیمانہ لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا اِستعمال نہایت مذموم اقدام ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ حکومت اَز خود اَیسے مارچ اور جلوس کی پشت پناہی کرتی تا کہ اِس سے بین الاقوامی سطح پر فرانس مذموم شرانگیزی کے خلاف

قومی یکجہتی اور بھرپور احتجاج کا پیغام جاتا۔ لیکن نہ معلوم حکومت نے کس کے کہنے اور کس کو خوش کرنے کے لئے تحفظ ناموس رسالت مآب کے پرُامن مارچ کو خواہ مخواہ متنازعہ بناتے ہوئے بدترین طرزِ عمل کا مظاہرہ کیا۔ ذہن میں رہے کہ دُنیا میں عزت و شرف اور اِقتدار اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ایک اَمانت ہے ہے جو اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے قدموں کی خاک کے مرہونِ منت ہے نہ کہ گستاخانِ رسول ﷺ اور توہین رسالت مآب کرنے والوں کی خوشنودی سے۔

قارئین کرام! فرانس اور دیگر یورپی ممالک میں حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی شانِ اَقدس میں گستاخانہ خاکوں کی اَشاعت و تشہیر کا یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں۔ اِس سے قبل 2005ء میں ڈنمارک کے اخبار ''جیلاند پوسٹن'' نے تواتر سے گستاخانہ خاکوں کی اَشاعت کر کے مسلم دُنیا کو اَذیت پہنچائی' اِسی طرح فرانس کے ہفتہ وار ''چارلی ہیبسو'' نے 2008ء تک گستاخانہ خاکوں کا سلسلہ جاری رکھا' اَب پھر اِسی ہفت روزہ اخبار نے بنیاد پرست سکول ٹیچر کی ہلاکت کے بعد گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ لیکن اِس قبیح فعل میں بطور ریاست فرانس کی شمولیت نے اِس واقعہ کو نئی جہت دی ہے۔ تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ خلافت عثمانیہ کے آخری فرمانروا سلطان عبدالحمید دوئم کے دَور میں فرانس کی ایک ڈرامہ ساز کمپنی نے توہین رسالت مآب پر مبنی ایک ڈرامہ تشکیل دینے کا اِرادہ کیا تو سلطان عبدالحمید دوئم نے فرانسیسی سفیر کو دھمکی دی کہ اگر اُن کی حکومت اِس گھناؤنے فعل سے باز نہیں آتی تو ترکی فرانس پر حملہ کر دے گا۔ لہٰذا فرانس کی حکومت نے ڈرامہ بند کرا دیا۔ کیا آج یہ تاریخ خود کو دہرا پائے گی؟ حکمران اِس پہلو پر بھی غور کریں۔

اللہ تبارک تعالیٰ تمام عالمِ اِسلام کو تحفظ ناموسِ رسالت مآب کے لئے محض نعروں سے آگے بڑھ کر عملی کردار اَدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اپنے پیاروں کے ایصال ثواب کے لئے اِس کارِ خیر میں حصہ لیں

فلاحِ اِنسانیت کیلئے 2 عدد نئی ایمبولینس درکار ہیں

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب وانجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب 1992ء سے عوام الناس کی فلاح و بہبود اور تبلیغ دین کی اشاعت میں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اسی سلسلے میں ادارے نے عوام کی سہولت کے لئے ایمبولینس سروس کا بھی آغاز کیا ہوا ہے۔ پہلے سے چلنے والی 2 عدد ایمبولینس اب قابل استعمال نہیں رہی۔

لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے 2 عدد نئی ایمبولینس لاہور اور حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کے لئے درکار ہیں

اُمید ہے آپ حسبِ سابق محبت اور خصوصی شفقت کو برقرار رکھتے ہوئے نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب اور انجمن اِشاعتِ دین اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں گے

خیر اندیش **بشیر احمد یوسفی عفی عنہ** منیجنگ ڈائریکٹر نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب **0313-3333777**

انجمن اکاؤنٹ نمبر: یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اشاعتِ دین اسلام

0509010146003 برانچ شاد باغ لاہور

بیرون ملک سے آن لائن عطیات بھیجنے والے احباب میزان بینک کے اس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں

PK11MEZN0002860103073535

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعتِ دین اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

ہیڈ آفس جامع مسجد نگینہ' 977-A بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور **042-36880027-28**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاکہ: پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت امین علم لدنی نیراوج شرافت زبدۃ العارفین منظورِ نظر داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

تفسیرِ یوسفی

خاکہ ثانی: صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت امین علم لدنی نیراوج شرافت زبدۃ العارفین حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: خادم دین اسلام خلیل احمد یوسفی

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین اما بعد

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝ (النسآء:36) ''اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ) کی بندگی کرو اور اُس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دُور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ) کو خوش نہیں آتا کوئی اِترانے والا بڑائی مارنے والا''۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی عبادت کرو (جوہری کی) صحاح میں ہے کہ عبودیت کا معنی ہے کمزوری اور عجز کا اِظہار۔ لیکن عبادت کے معنی میں عبودیت کے مفہوم سے زیادہ زور ہے عبادت کا معنی ہے اِنتہائی کمزور اور عاجزی کا اِظہار (اسی لئے عبودیت کا اطلاق اِنسانوں پر بھی ہوسکتا ہے مگر) عبادت کا اِستحقاق صرف اِسی لئے ہے جو عظمت و ربوبیت کی چوٹی پر فائز ہے۔ [1]

وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا اور کسی چیز کو (عبادت میں) اُس کا شریک نہ قرار دو۔ شَيْـًٔا میں تنوین، تحقیر کو ظاہر کرنے کے لئے ہے یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی بزرگی غیر متناہی ہے اُس کے مقابلہ میں ہر ممکن خواہ کتنا ہی بڑا ہو حقیر ہے (پس تم حقیر کو اِلٰہ اعظم کی عبادت میں شریک نہ بناؤ) اِس مطلب پر شَيْـًٔا مفعول بہٖ ہوگا یہ بھی ممکن ہے کہ مفعول مطلق محذوف ہو اور شَيْـًٔا اُس کی صفت ہو یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو نہ ظاہر نہ پوشیدہ۔ [2]

عبادت کی دو قسمیں ہیں: (1) اضطراری۔ یعنی ہر چیز چار و نا چار اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کے حکم سے وابستہ ہے کسی کو اس سے (تخلیقی طور پر) سرتابی کی مجال نہیں۔ (2) اِختیاری۔ آیت مبارکہ میں اِختیاری کا ہی حکم دیا گیا ہے عبادتِ اِلٰہی سے مراد ہے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے اوامر و نواہی کی پابندی۔

صوفیہ کا قول ہے کہ عبادت کا معنی یہ ہے کہ جس طرح غسال کے ہاتھوں میں مردہ ہوتا ہے اِسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے اَحکام کی تعمیل میں بندہ اپنے کو بے اِختیار بے اِرادہ بنادے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ کے حکم پر راضی ہو یہاں تک کہ اُس کی نظر میں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کے اَحکام تکوینیہ (تخلیقیہ اور خطریہ) اور اَحکام تشریعیہ (اوراَمر و نواہی) کا مرتبہ ایک جیسا ہو (یعنی جس طرف اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ کے اَحکام تخلیقیہ میں بندہ کو کوئی اِختیار و دخل نہیں اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کے اَحکام تشریعیہ کی پابندی کے لئے بھی وہ اپنے کو مجبور سمجھے)۔

---

[1] تفسیر مظہری سورۃ النسآء آیت 36، تفسیر روح البیان سورۃ الزاریات آیت 55 تا 60، تفسیر روح المعانی سورۃ الفرقان آیت 60 تا 77، المفردات اِمام راغب ص 542، مرقاۃ المفاتیح کتاب الدعوات حدیث 2230 کا حاشیہ۔ [2] تفسیر مظہری سورۃ النسآء آیت 36۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلالہٗ نے فرمایا ہے جب اللہ تبارک وتعالیٰ اور خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کسی بات کا فیصلہ کر دیتے ہیں تو پھر کسی مومن مرد وعورت کی اپنی اختیاری مرضی نہیں رہتی۔ (حکم قرآن مجید)

حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: مَیں اُونٹنی پر شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا کہ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معاذ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) کیا تجھے معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کا کیا حق ہے؟ 3 مَیں نے عرض کیا' اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اور اُس کے پیارے محبوب آخری رسول ﷺ ہی جانتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بندوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلالہٗ کا یہ حق ہے کہ اُس کی عبادت کریں کسی کو اُس کا ساتھی نہ قرار دیں۔ پھر فرمایا: معاذ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ پر بندوں کا کیا ہے جب کہ اُنہوں نے اَیسا کیا ہو (یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنایا ہو) مَیں نے عرض کیا' اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اور اُس کے پیارے محبوب آخری رسول ﷺ ہی جانتے ہیں۔ فرمایا: بندوں کا اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم پر حق یہ ہے کہ (اَیسے لوگوں کو) عذاب نہ دے۔ مَیں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) مَیں لوگوں کو اِس کی بشارت نہ دوں فرمایا: اُن کو عمل کرنے دے (اگر یہ بشارت دے دی تو بھروسہ کر بیٹھیں گے اور اَعمال کو ترک کر دیں گے) رواہ البغوی۔ صحیحین میں بھی یہ حدیث شریف مذکور ہے۔ صوفیہ کے نزدیک عذاب دینے سے مراد ہے ہجر وفراق کا عذاب دینا۔ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ پر غیر مشرک بندوں کا حق یہ ہے کہ ان کو ہجر وفراق کا دکھ نہ دے۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ''اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو''۔

حضرت سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے دس باتوں کی نصیحت فرمائی تھی۔ (1) اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو اگرچہ تجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔ (2) اپنے والدین کی نافرمانی مت کرو اگرچہ وہ تجھے حکم دیں اپنے اہل ومال سے نکل جانے کا۔ (3) فرض نماز قصداً مت چھوڑنا ورنہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ کے ذمہ سے نکل جاؤ گے۔ (4) شراب مت پینا کیونکہ یہ بُرائی کی جڑ ہے۔ (5) اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کی نافرمانی سے اپنے آپ کو بچانا کیونکہ نافرمانی سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا غضب ظاہر ہوتا ہے۔ (6) میدانِ جنگ سے مت بھاگنا اگرچہ لوگ ہلاک ہو رہے ہوں۔ (7) کسی جگہ لوگ ہلاک ہوتے ہوں (بوجہ وبا) تو اُس جگہ سے نکلا مت بلکہ ثابت قدم رہنا۔ (8) اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا دل کھول کر۔ (9) اپنے اہل وعیال سے عصا مت ہٹانا بلکہ اَدب کے لئے اُن پر عصا بلند رکھنا۔ (10) اپنے اہل وعیال کو خوفِ اِلٰہی سکھانا۔ 4

وَبِذِي الْقُرْبَىٰ ''اور قرابت داروں سے اَچھا سلوک کرو''۔

حضرت سیّدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسکین کو خیرات دینا تو (صرف) خیرات ہے اور (مسکین) قرابت داروں کو دینا خیرات بھی ہے اور صلہ رحمی بھی (یعنی دوہرا ثواب ہے)۔ 5

اِس آیت مبارکہ سے ظاہر ہو رہا ہے کہ غنی پر والدین اور اَقارب کا نان نفقہ واجب ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم نے

---

3 مظہری النسآء آیت 36، تفسیر کبیر آل عمران آیت 103-102، تفسیر ابن ابی حاتم حدیث 14774، سنن ابن ماجہ حدیث 4296، مسند ابی یعلی موصلی حدیث 4239، مسند البزار حدیث 9635، صحیح بخاری حدیث 6267، صحیح مسلم حدیث 30/48، صحیح ابن حبان حدیث 362، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 83/81، کنز العمال حدیث 1447، مجمع الزوائد حدیث 16906۔ 4 درمنثور البقرۃ آیت 238، تفسیر مظہری النسآء آیت 36، مشکاۃ المصابیح حدیث 61، مجمع الزوائد حدیث 7116۔ 5 تفسیر مظہری النسآء آیت 36، کنز العمال حدیث 15983۔

فرمایا ہے: یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ لوگ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ راہِ خدا میں کیا خرچ کریں آپ کہہ دیجئے کہ جو حاجت سے زیادہ ہو وہ سب دے دو۔ رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: **بہترین خیرات وہ ہے جو غنی (یعنی اپنی حاجت پوری ہونے) کے بعد ہو اور دینا اس سے شروع کرو جس کی کفالت تمہارے ذمہ ہو۔** 6

والدین کے علاوہ دوسرے قرابت داروں کے مصارف کے لئے دینا اُس وقت واجب ہے کہ وہ کمائی سے عاجز ہوں، مثلاً کوئی بچہ ہو، لنگڑا ہو، اپاہج ہو یا عورت ہو، والدین کو دینے کی یہ شرط نہیں ہے۔ کوئی شخص مال دار ہو اُس کے اَقرباء بھوکے مر رہے ہوں اور یہ اُن کو نہ دے یہ حرکت تقاضائے اِحسان کے خلاف ہے اَیسے وقت میں دینا واجب ہے۔

وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ ”اور یتیموں اور مسکینوں سے اَچھا سلوک کرو“۔ یتیموں اور مسکینوں کو مال کی زکوٰۃ دینی تو واجب ہے اور زکوٰۃ کے علاوہ کچھ خیرات کرنی مستحب ہے۔

حضرت سیّدنا سہل سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَنَ وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّۃِ جنت کے اَندر میں اور یتیم کی سرپرستی کرنے والا اِس طرح ہوں گے۔ سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے کلمہ کی نورانی اُنگلی مبارک اور بیچ کی اُنگلی مبارک سے اِشارہ کرتے ہوئے یہ اَلفاظ فرمائے تھے اور دونوں اُنگلیوں کے درمیان قدرے شگاف چھوڑ دیا تھا۔ 7

حضرت سیّدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **جس نے محض اللہ واسطے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو جس حصہ پر اُس کا ہاتھ لگا ہوگا اُس کے ہر بال کے عوض اُس کو دس نیکیاں ملیں گی اور جس نے کسی یتیم لڑکے یا لڑکی سے اَچھا سلوک کیا جو اُس کے پاس ہو تو وہ اور مَیں جنت میں اِن دو اُنگلیوں کی طرح (قریب قریب) ہوں گے۔** 8 سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے دونوں اُنگلیوں کو (قدرے) اَلگ اَلگ کر کے بتایا۔

وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی ”اور قربت رکھنے والے پڑوسی سے اَچھا سلوک کرو“ قربٰی سے مراد یا قربت مکانی ہے یعنی متصل ہمسایہ یا قربت نسبی یعنی قرابت دار پڑوسی یا قربت دینی مراد ہے یعنی مسلمان پڑوسی۔

وَالْجَارِ الْجُنُبِ ”اور دُور کے پڑوسی سے بھی اَچھا سلوک کرو“ اِس سے مراد یا وہ شخص ہے جو متصل ہمسایہ نہ ہو بلکہ مکان دُور ہو (مگر محلّہ اور گلی ایک ہو) یا وہ ہمسایہ مراد ہے جو قرابت دار نہ ہو یا وہ پڑوسی مراد ہے جو مسلمان نہ ہو۔

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **پڑوسی تین ہیں ایک پڑوسی وہ ہے جس کے تین حق ہیں، ہمسائیگی کا حق قرابت داری کا حق اور مسلمان ہونے کا حق۔ دوسرا پڑوسی وہ ہے جس کے دو حق ہیں۔ ہمسائیگی کا حق اور اِسلام کا حق۔ تیسرا پڑوسی وہ ہے جس کا صرف ایک حق ہے یعنی ہمسایہ ہونے کا اور یہ شخص وہ ہے جو کتابی کافر ہو۔** 9

---

6 درمنثور البقرۃ آیت 219، تفسیر قرطبی البقرۃ آیت 220، تفسیر مظہری النساء آیت 36، تفسیر فتح القدیر البقرۃ آیت 221، صحیح ابن خزیمہ حدیث 2439، مسند البزار حدیث 7753، بخاری حدیث 1426، ابوداؤد حدیث 1073، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 3091، المستدرک حدیث 1507، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 7643، شرح السنۃ حدیث 1674۔
7 بخاری کتاب الطلاق باب 25، مسلم کتاب الزہد حدیث 22، مظہری النسآء آیت 36، تفسیر خازن الضحیٰ آیت 9، مسند ابویعلی موصلی حدیث 4866، سنن ترمذی حدیث 1918، بخاری حدیث 6005، صحیح ابن حبان حدیث 460، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 5905، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 12662، شرح السنۃ حدیث 3455۔ 8 تفسیر مظہری النسآء آیت 36۔ 9 تفسیر قرطبی النسآء آیت 36، مظہری النسآء آیت 36، ابن کثیر النسآء آیت 26، روح البیان النسآء آیت 36، شعب الایمان حدیث 9560/9113، کنز العمال حدیث 24935/24891، مجمع الزوائد حدیث 13536۔

(یعنی ایک پڑوسی وہ ہے جو مسلمان اور رشتہ داری بھی ہو دوسرا وہ ہے جو مسلمان ہو۔ تیسرا وہ ہے جو کافر ہو فقط پڑوس میں رہتا ہو اوّل تین وجوہ سے حق دار ہے، دوسرا دو وجوہ سے اور تیسرا صرف ہمسایہ ہونے کی وجہ سے)

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، مَیں نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میرے دو پڑوسی ہیں مَیں کس کے گھر بطور ہدیہ کچھ بھیجوں (یعنی دونوں میں زیادہ مستحق کون ہے) فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ قریب ہو۔ 10

حضرت سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو شوربا پکائے تو اُس میں پانی بڑھادے اور اپنے پڑوسیوں کا لحاظ رکھ۔ 11

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے متعلق برابر نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ مَیں نے خیال کیا کہ یہ پڑوسی کو میراث کا حق دار بنادیں گے۔ 12

وَالصَّاحِبِ بِالْجُنُبِ مجاہد، عکرمہ اور قتادہ کے نزدیک اِس سے مراد ہے رفیق سفر اور ابن جریج اور ابن زید نے کہا جو اپنے فائدہ کے لئے تیرے ساتھ ہو وہ صاحب بالجنب ہے اس وقت یہ لفظ شاگرد اور اُستاد بھائی دونوں کو شامل ہوگا۔ اُمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عبداللہ اور حضرت سیّدنا ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ اِس سے مراد بیوی ہے جو مرد کے پہلو کے ساتھ ہوتی ہے۔

وَابْنِ السَّبِيْلِ بعض علماء کے نزدیک اِس سے مراد مسافر ہے اور اکثر علماء کے نزدیک مہمان۔ حضرت ابوشریح خزاعی کا بیان ہے کہ سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تبارک وتعالیٰ اور روزِ آخرت پر اِیمان رکھتا ہو اُس کو اپنے ہمسایہ سے اَچھا سلوک کرنا چاہئے اور جو اللہ تبارک وتعالیٰ اور روزِ آخرت پر اِیمان رکھتا ہو اُس کو اپنے مہمان کی خاطر تواضع کرنی چاہئے اور جو اللہ تبارک وتعالیٰ اور روزِ آخرت پر اِیمان رکھتا ہو اُس کو چاہئے کہ زبان سے کلمہ خیر نکالے یا خاموش رہے۔ 13

حضرت سیّدنا ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اور روزِ آخرت پر اِیمان ہو اُس کو اپنے مہمان کی ایک شبانہ روز ضیافت کرنی چاہئے اور مہمانی (کا حکم) تین دن تک اُس کے بعد خیرات ہے مہمان کے لئے جائز نہیں کہ میزبان کو تنگ کرنے کے لئے اُس کے پاس پڑا ہی رہے۔ 14

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ عزوجل اور روزِ آخرت پر اِیمان رکھتا ہو اُس کو مہمان کی خاطر تواضع کرنی چاہئے اور جو اللہ عزوجل اور روزِ آخرت پر اِیمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔ 15

وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ''اور اپنے باندی غلام کے ساتھ حسن سلوک کرو''۔ مَیں کہتا ہوں اِس حکم میں مویشی بھی داخل ہیں۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باندی غلام کے

---

10 درمنثور النسآء آیت 36، تفسیر قرطبی النسآء آیت 36، تفسیر مظہری النسآء آیت 36، تفسیر بحرالمحیط النسآء آیت 36، شعب الایمان حدیث 9097، صحیح بخاری حدیث 6020-2595-2259، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 1019، المستدرک حدیث 7309، تفسیر قرطبی النسآء آیت 36، مظہری النسآء آیت 36، ابن کثیر النسآء آیت 26، روح البیان النسآء آیت 36، شعب الایمان حدیث 9113/9560، کنز العمال حدیث 24891/24935، مجمع الزوائد حدیث 13536۔ 11 تفسیر مظہری النسآء آیت 36۔ 12 تفسیر مظہری النسآء آیت 36۔ 13 مسلم کتاب الایمان حدیث 77-76، تفسیر مظہری النسآء آیت 36، بیہقی فی شعب الایمان حدیث 9141، سنن ابی داؤد حدیث 3748۔ 14 بخاری کتاب الادب حدیث 6018-6135، صحیح ابن حبان حدیث 5287، المستدرک حدیث 7276، مظہری النسآء آیت 36، شعب الایمان حدیث 9141، سنن ابی داؤد حدیث 3748۔ 15 بخاری کتاب الرقاق باب 23، مسلم کتاب الایمان حدیث 75، تفسیر مظہری النسآء آیت 36، شعب الایمان حدیث 7379-4568، سنن ابی داؤد حدیث 5154، مسند البزار حدیث 7895، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 91، سنن دارمی حدیث 2078، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 9178۔

کھانے پہننے کا حق (آقا پر) ہے اور اِس بات کا بھی حق ہے کہ طاقت کی برداشت سے زائد اُس پر کام کا بوجھ نہ ڈالا جائے۔ 16

حضرت سیّدنا ابوذر ؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (باندی غلام) تمہارے بھائی ہیں جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم نے تمہارے زیردست کر دیا ہے پس جس کے زیردست اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے اُس کے بھائی کو کر دیا ہو تو اُس پر لازم ہے کہ جو کھانا خود کھائے وہی اپنے زیردست بھائی کو کھلائے اور جو خود پہنے وہی اُس کو پہنائے اور طاقت سے زیادہ اُس پر کام نہ ڈالے اگر اُس کی طاقت سے زیادہ کام ہو تو خود بھی اُس کی مدد کرے۔ 17

حضرت سیّدنا ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا خادم آگ کی گرمی اور دھواں برداشت کر کے کھانا پکا کر لائے تو اُس کو ساتھ بٹھا کر کھلانا چاہئے اگر کھانا بہت ہی کم ہو تو ایک دو لقمے ہی اُٹھا کر ضرور اُس کو دینا چاہئے۔ 18

حضرت ابومسعود انصاری ؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: مَیں اپنے غلام کو مار رہا تھا پیچھے سے مَیں نے کسی کی آواز سنی ابوسعید سمجھ لے کے جتنا قابو تیرا اِس پر ہے تیرے اوپر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلالہٗ کا اِس سے زیادہ قابو ہے' مَیں نے منہ پھیر کر دیکھا تو شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے مَیں نے فوراً عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) یہ اللہ واسطے آزاد ہے۔ فرمایا اگر تو اَیسا نہ کرتا تو آگ کی لپٹ تجھے پہنچ ہی گئی تھی یا یہ فرمایا کہ آگ نے تجھے چھو ہی لیا تھا۔ 19

حضرت سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ مرض (وفات) میں فرما رہے تھے۔ نماز اور باندی غلام (کا لحاظ رکھو)۔ 20

حضرت سیّدنا جابر ؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین باتیں ہیں جس کے اَندر یہ تینوں باتیں ہوں گی اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ' اُس کی موت آسان کر دے گا اور اُس کو جنت میں داخل فرما دے گا۔ کمزور سے نرمی کرنا' ماں باپ پر شفقت کرنا اور باندی غلام سے اَچھا سلوک کرنا۔ 21

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت سیّدنا سہل بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ایک (لاغر) اُونٹ دیکھا جس کا پیٹ پیٹھ سے لگ گیا تھا فرمایا اُن بے زبان جانوروں کے معاملہ میں خدا کا خوف کرو۔ اگر یہ سواری کے قابل ہوں تو سوار ہو اور چھوڑ دینے کے قابل ہوں تو چھوڑ دو (سوار مت ہو)۔ 22

حضرت سیّدنا ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا مَیں تم کو بتاؤں کہ تم میں سب سے بُرے کون لوگ ہیں (بُرے وہ لوگ ہیں) جو تنہا خورد ہیں' غلام کو کوڑے سے مارتے ہیں اور اپنا عطیہ روک کر رکھتے ہوں (کسی کو کچھ نہ دیتے ہوں)۔ 23

حضرت سیّدنا ابوسعید ؓ فرماتے ہیں' سیّد عرب وعجم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خادم کو مارتے وقت آدمی اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کو یاد کر لے (کہ وہ کتنا قادر اور طاقتور ہے اور اِس کے باوجود بندے کے قصوروں سے درگزر فرماتا ہے) پس تم بھی

16۔ مسلم کتاب الایمان حدیث 41۔ 17۔ مسلم کتاب الایمان حدیث 40-37۔ 18۔ مسلم کتاب الایمان حدیث 42۔ 19۔ مسلم کتاب البیان حدیث 35' ابوداؤد کتاب ادب باب 124۔ 20۔ ابن ماجہ کتاب الواصایا باب 1۔ 21۔ ترمذی کتاب القیامۃ باب 47۔ 22۔ ابوداؤد کتاب الجہاد باب 44۔ 23۔ الہیثمی فی مجمع الزوائد جلد 8 ص 90۔

(باندی غلام کو مارنے سے) ہاتھ اُٹھالو۔ 24؎

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ ''اللہ (عزوجل) پسند نہیں کرتا'' یعنی نفرت کرتا ہے عدم محبت سے مراد بغض ونفرت ہے۔

مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ''ایسے لوگوں کو جو اپنے کو بڑا سمجھتے اور شیخی کی باتیں کرتے ہوں'' مُخْتَال سے مراد وہ شخص ہے جو تکبر کرتا ہوا اپنے قرابت داروں، پڑوسیوں اور ساتھیوں سے ناک چڑھاتا اور ان کی طرف التفات نہ کرتا ہو اور فَخُوْر وہ شخص ہے جو دوروں پر اپنی فوقیت جتاتا ہو۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، شفیع اُمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی دو چادریں (یعنی پورا سوٹ) پہنے مٹکتا اُتراتا چلا جا رہا تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُس کو زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت کے دن تک اُس میں داخل ہوتا چلا جائے گا۔ 25؎

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص غرور سے اپنا کپڑا (زمین پر) لٹکا کر چلتا ہے۔ قیامت کے دن اللہ (جل جلالہ) اُس کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا۔ 26؎

حضرت عیاض بن حمار اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، احمد مختار حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے پاس وحی بھیجی ہے کہ تم لوگ آپس میں تواضع کرتے رہو (یعنی ایک دوسرے کے سامنے جھکے رہو) کوئی کسی پر بڑائی نہ کرے، نہ زیادتی کرے۔ 27؎

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گروہ اہلِ اِسلام اللہ عزوجل سے ڈرتے رہو۔ کوئی شبہ نہیں کہ جنت کی ہوا ہزار سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی مگر نہ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا اُس کو پائے گا، نہ رشتہ داری قطع کرنے والا، نہ بوڑھا زانی اور نہ وہ شخص جو غرور سے اپنا تہبند گھسیٹتا چلتا ہے۔ بڑائی صرف رب العالمین کو زیبا ہے۔ 28؎

24؎ ترمذی حدیث 1950۔ 25؎ مسلم کتاب اللباس حدیث 50۔ 26؎ بخاری کتاب اللباس باب 1، مسلم کتاب اللباس حدیث 42۔ 27؎ مسلم کتاب الجنۃ حدیث 46، ابوداؤد کتاب الادب باب 40۔ 28؎ مجمع الزوائد جلد 5 ص 125۔

Govt. Fedeal Urdu Unuversity of Arts, Science & Technology

Admission Open

College of Science & Technology (Affiliated)

Morning, Evening & Weekend Classes

B.Tech/BS.Tech (Electrical / Electronics)

Eligibility: DAE, F.sc (Pre Engg), I.C.S or Equivalent

Heads

Engr.Muhammad Moazzam Munir Yousufi

Address:
87 Tariq Block Garden Town Lahore
Ph No: 0322-4744353

HEC 4 Years Programme

Free Advanced Engineering Courses for BS.Tech Students

(1) Auto Cad (2) PLC
(3) Microcontroller
(4) ETAP (5) MATLAB
(6) ATS Circuit
(7) UPS Circuit
(8) Advanced Engineering Software

سنت کو مضبوطی سے پکڑ لو

ترتیب: خادم دینِ اسلام خلیل احمد یوسفی (ایم فل)

حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے، خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَثَلُ مَا بَعَثَنِی اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْھُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ الْغَیْثِ الْکَثِیْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَکَانَ مِنْھَا نَقِیَّۃٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْکَلَأَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ وَکَانَتْ مِنْھَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰہُ بِھَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَتْ مِنْھَا طَائِفَۃً اُخْرٰی اِنَّمَا ھِیَ قِیْعَانٌ لَا تُمْسِکُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ کَلَأً فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ فَقِہَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَنَفَعَہٗ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ یَرْفَعْ بِذٰلِکَ رَاْسًا وَلَمْ یَقْبَلْ ھُدَی اللّٰہِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ [1]

''اِس ہدایت اور علم کی مثال جو رب نے مجھے دے کر بھیجا اُس بارش کی طرح ہے جو کسی زمین میں پہنچی اُس کا کچھ حصہ اچھا تھا جس نے پانی چوسا اور گھاس اور بہت چارہ اُگا دیا اور بعض سخت حصہ تھا جس نے پانی جمع کر لیا جس سے اللہ (عزوجل) نے لوگوں کو نفع دیا کہ اُنھوں نے خود پیا پلایا اور کھیتی کی اور ایک دوسرے حصے میں پہنچا جو چٹیل تھا کہ نہ پانی جمع کرے اور نہ گھاس اُگائے، یہ اس کی مثال ہے جو دینی عالم ہوا اور اسے اس چیز نے نفع دیا جو مجھے رب (عزوجل) نے دے کر بھیجا اس نے سیکھا سکھایا اور اس کی مثال ہے جس نے اس پر سر نہ اُٹھایا اور اللہ (جل جلالہ) کی وہ ہدایت قبول نہ کی جو مجھے دے کر بھیجا گیا''۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّۃٍ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّھَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِھِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِیَدِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِلِسَانِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِقَلْبِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ۔ [2]

''اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے مجھ سے پہلے ایسا کوئی نبی نہ بھیجا جس کی اُمّت میں سے کچھ لوگ ان کے خاص صاحب اسرار اور وہ صحابہ نہ ہوں جو ان کی سنت کو لیں اور ان کے اَحکام کی پیروی کریں پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ہوتے تھے، جو وہ کہتے تھے وہ کرتے نہ تھے اور وہ کرتے تھے جس کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا۔ تو جو ان پر ہاتھ سے جہاد کرے وہ بھی مومن اور جو زبان سے جہاد کرے وہ بھی مومن، اور جو ان پر اپنے دِل سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور اس کے سوا رائی کے دانے کے برابر بھی اِیمان نہیں''۔

حضرت سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَۃً بَلِیْغَۃً ذَرَفَتْ مِنْھَا الْعُیُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْھَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَاَنَّ ھٰذِہٖ مَوْعِظَۃُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا قَالَ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ وَاِنْ کَانَ عَبْدًا حَبَشِیًّا فَاِنَّہٗ مَنْ یَعِشْ مِنْکُمْ یَرٰی اخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِھَا

[1] صحیح بخاری حدیث 79، صحیح مسلم حدیث 2283، صحیح ابن حبان حدیث 2283، مسند البزار حدیث 3169، جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 21050، کنز العمال حدیث 897، مشکاۃ المصابیح حدیث 150۔ [2] مسند احمد حدیث 4379، صحیح مسلم حدیث 50، سنن الکبریٰ للبیھقی حدیث 19965، جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 20797، جامع الاصول فی احادیث الرسول للجزری حدیث 108، کنز العمال حدیث 5533، مشکاۃ المصابیح حدیث 157۔

وَعَضُّوا عَلَيهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُم وَمُحدَثَاتِ الاُمُورِ فَاِنَّ كُلَّ مُحدَثَةٍ بِدعَةٌ وَكُلَّ بِدعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ 3

''ایک دن ہمیں (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر ہماری طرف چہرہ کیا اور نہایت ہی بلیغ وعظ فرمایا جس سے اَشک رواں ہوگئے دِل ڈر گئے ایک شخص نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) شاید یہ الوداعی وعظ ہے لہٰذا کچھ وصیت فرمادیں (حبیب کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مَیں تمہیں اللہ (عزوجل) سے ڈرنے' سلطان کی سننے' فرماں برداری کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ حبشی غلام ہی ہو کیونکہ میرے بعد تم میں سے جو جیئے گا وہ بڑا اِختلاف دیکھے گا لہٰذا تم میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت مضبوط پکڑنا اسے دانت سے مضبوط پکڑلو نئی باتوں سے دُور رہو کہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ''(سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچا'' ثُمَّ قَالَ ''پھر فرمایا'' هٰذَا سَبِيلُ اللّٰهِ ''یہ اللہ (جل جلالہ) کا راستہ ہے'' ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَن يَمِينِهِ وَعَن شِمَالِهِ ''پھر اس کے دائیں بائیں اور لکیریں کھینچیں'' وَقَالَ هٰذِهِ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيلٍ مِنهَا شَيطَانٌ يَدعُو اِلَيهِ ''اور فرمایا یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر راستہ پر شیطان ہے جو ادھر بلا رہا ہے'' ثُمَّ قَرَاَ (اِن هٰذَا صِرَاطُ مُستَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ) الآيَة ''اور یہ آیت تلاوت فرمائی''۔ 4

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَيَاتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِى مَا اَتٰى عَلٰى بَنِى اِسرَائِيلَ حَذوَ النَّعلِ بِالنَّعلِ حَتّٰى اِن كَانَ مِنهُم مَن اَتٰى اُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِى اُمَّتِى مَن يَصنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِى اِسرَائِيلَ تَفَرَّقَت عَلٰى ثِنتَينِ وَسَبعِينَ مِلَّةً وَتَفتَرِقُ اُمَّتِى عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبعِينَ مِلَّةً كُلُّهُم فِى النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا وَمَن هِىَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيهِ وَاَصحَابِى 5

''میری اُمّت پر بعینہٖ ویسے ہی حالات آئیں گے جیسے بنی اسرائیل پر آئے جیسے جوتی کی جوتی سے برابری' حتی کہ اگر کسی نے اپنی ماں سے اعلانیہ زنا کیا تو میری اُمّت میں بھی وہ ہوگا جو اَیسا کرے گا۔ یقیناً بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری اُمّت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی' سوا ایک ملت کے سب دوزخی لوگوں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) وہ ایک کون فرقہ ہے فرمایا وہ جس پر مَیں اور میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) ہیں''۔

حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ الشَّيطَانَ ذِئبُ الاِنسَانِ كَذِئبِ الغَنَمِ يَاخُذُ الشَّاذَّةَ وَالقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَاِيَّاكُم وَالشِّعَابَ وَعَلَيكُم بِالجَمَاعَةِ وَالعَامَّةِ 6

3 سنن ترمذی حدیث 2676' سنن ابن ماجہ حدیث 42' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 642' مشکاۃ المصابیح حدیث 165' سنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 20835' مستدرک حاکم حدیث 329' دلائل النبوۃ للبیہقی حدیث 2922' سنن دارمی جز 1 ص 45۔ 4 سنن دارمی حدیث 202' مسند ابی داؤد الطیالسی جز 1 ص 63' مسند البزار حدیث 1677' مشکاۃ المصابیح حدیث 166۔ 5 سنن ترمذی حدیث 2641' الجامع الصغیر للسیوطی حدیث 7532' جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 19233' جامع الاصول فی احادیث الرسول حدیث 7491' کنز العمال حدیث 30837' مشکاۃ المصابیح حدیث 171۔ 6 مشکاۃ المصابیح حدیث 184' جامع الصغیر للسیوطی حدیث 2022' المعجم الکبیر حدیث 344' کنز العمال حدیث 20355' مجمع الزوائد حدیث 9108' مسند احمد 22160۔

''شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے جیسے بکریوں کا بھیڑیا الگ اور دُور اور کنارے والی کو پکڑتا ہے تم گھاٹیوں سے بچو جماعت مسلمین اور عوام کو لازم پکڑو''۔

حضرت سیّدنا ابراہیم ابن میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ 7 ''جس نے بدعتی کی تعظیم کی یقیناً اُس نے اِسلام ڈھانے پر مدد دی''۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں' سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَعَنْ جَنبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِيهِمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ وَعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاةٌ وَعِنْدَ رَاسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُوْلُ: اسْتَقِيمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ يَدْعُوْ كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ اَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ قَالَ: وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ ثُمَّ فَسَّرَهُ فَاَخْبَرَ: اَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْاِسْلَامُ وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ اللّٰهِ وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاةَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَاَنَّ الدَّاعِيَ عَلٰى رَاسِ الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْآنُ وَاَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ فَوْقِهِ وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ 8
''اللہ (عزوجل) نے سیدھے راستہ کی مثال قائم فرمائی اور اس راستہ کے دوطرفہ دو دیواریں ہیں جن میں کھلے ہوئے دروازے ہیں دروازوں پر پردے لٹکے ہیں راستہ کے کنارے پر پکارنے والا کہہ رہا ہے کہ راستہ پر سیدھے چلے جاؤ ٹیڑھے نہ ہونا اس کے اوپر ایک منادی بھی ہے جو پکارتا ہے جب کوئی بندہ اِن میں سے کوئی دروازہ کھولنا چاہتا ہے تو داعی کہتا ہے ہائے اَفسوس اسے نہ کھول اگر کھولے گا تو اس میں گھس جائے گا' پھر اس کی تفسیر یوں فرمائی کہ راستہ تو اِسلام ہے اور کھلے ہوئے دروازے اللہ (جل جلالہ) کے محرمات ہیں اور لٹکے ہوئے پردے اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی حدیں ہیں اور راستے کے کنارے پر پکارنے والا قرآن مجید ہے اور اس کے اوپر بلانے والا اللہ (عزوجل) کا واعظ ہے جو ہر مومن کے دِل میں ہوتا ہے''۔

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ختم المرسلین حضور سیّدنا رسول ﷺ کی خدمت اَقدس میں توریت کا نسخہ لائے اور عرض کیا' يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ نُسْخَةٌ مِنَ التَّوْرَاةِ ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) یہ توریت کا نسخہ ہے''۔ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَاُ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرٰى مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''حضور خاموش رہے آپ پڑھنے لگے اور (سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اَنور بدلنے لگا (خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) بولے کہ تمہیں رونے والیاں روئیں تم رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اَنور کا حال نہیں دیکھتے فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ''تب (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (بن خطاب رضی اللہ عنہ) نے (سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کا

7 الجامع الصغیر للسیوطی حدیث 9082' المعجم الاوسط حدیث 6722' جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 24126' شعب الایمان حدیث 9464' کنز العمال حدیث 1102' مشکاۃ المصابیح حدیث 189۔ 8 مستدرک حاکم حدیث 245' جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 13868' جامع الاصول فی احادیث الرسول حدیث 61' کنز العمال حدیث 921' مسند احمد 17671' مشکاۃ المصابیح حدیث 191۔

چہرہ انور دیکھا تو بولے مَیں اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) اور (سیّدکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) کی پناہ مانگتا ہوں ہم اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) کی ربوبیت اِسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی ہیں' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِىْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَاَدْرَكَ نُبُوَّتِىْ لَا تَّبَعَنِىْ تب (سیّدالکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کی قسم جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر حضرت سیّدنا موسیٰ (علیہ السلام) آج ظاہر ہوجائیں اورتم ان کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو تو سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ گے اگر (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) زندہ ہوتے اور میری نبوت پاتے تو میری پیروی کرتے''۔ 9

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰـهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا 10

''اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) نے کچھ فرائض لازم کئے ہیں' اُنہیں ضائع مت کرو' کچھ محرمات حرام کئے ہیں ان کی حرمت نہ توڑو' کچھ حدیں مقرر کیں' ان سے آگے نہ بڑھو۔ کچھ چیزوں سے بغیر بھولے خاموشی کی ان کے بارے میں بحث نہ کرو''۔

9 مشکاۃ المصابیح حدیث 194' سنن دارمی حدیث 443۔ 10 مشکاۃ المصابیح حدیث 197' المعجم الصغیر حدیث 1111' المعجم الکبیر حدیث 11532' جامع الاصول فی احادیث الرسول للجزری حدیث 3070' سنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 19509' مجمع الزوائد حدیث 796' معجم ابن عساکر حدیث 1232۔

دواخانہ پیغامِ صحت
پیغامِ صحت کا پیغام
تندرست معدہ تندرست انسان
جسمانی وروحانی بیماریوں کی علاج گاہ
اگر آپ علاج کروا کروا کر تنگ آ چکے ہیں
اگر آپ کا مرض کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا
اگر آپ مہنگا ترین علاج کروانے سے قاصر ہیں
تو آج ہی پیغامِ صحت دواخانہ پر تشریف لائیں
حکیم مزمل حسین عارف
B.A F.T.J اسلامک سٹڈیز
0300-8160837
0345-4767985
شیڈول
اتوار: جلو موڑ باٹا پور لاہور — بازار ڈوگرائے کلاں نزد مرکزی جامع مسجد لاثانی
بروز ہفتہ: سیالکوٹ — اگوگی موڑ، وزیر آباد روڈ، اگوگی، سیالکوٹ
بدھ: لالہ موسیٰ — مین جی ٹی روڈ بالمقابل سبزی منڈی نزد پنجاب بینک
جمعۃ المبارک: مریدکے — دواخانہ پیغام صحت پرانا رنگ روڈ لطیف پارک نزد جامع مسجد غوثیہ احمد دین والی
وقت: صبح 10 تا نمازِ مغرب
مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں
معدہ کے امراض، جگر کے امراض، گردہ ومثانہ کے امراض، مردانہ وزنانہ پوشیدہ امراض، جوڑوں کا درد، بے اولادی، اٹھرا، طبِ اسلامی کے مطابق الحمدللہ شافی علاج کیا جاتا ہے
مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

حضرت سیّدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

ترتیب: خادمِ دینِ اسلام خلیل احمد یوسفی (ایم۔فل)

حضرت سیّدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابومحمد ہے اور بعض نے ابورواحہ اور ابوعمرو بیان کی ہے۔ان کی والدہ کبشہ بن واقد ہیں۔ یہ عبداللہ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بنی حارث بن خزرج کے سردار تھے بدر اور اُحد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر اور عمرۃ القضاء (وغیرہا) تمام غزوات میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک سوائے فتح مکہ اور اُس کے بعد کے واقعات کہ یہ اُس کے پہلے (یعنی غزوۂ موتہ میں) شہید ہو چکے تھے۔غزوۂ موتہ کے سرداران میں سے ایک یہ بھی تھے۔حضرت نعمان بن بشیر کے ماموں ہیں۔حضرت حماد بن زید نے ثابت سے انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت خطبہ پڑھ رہے تھے اَثنائے خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ یہ سنتے ہی مسجد سے باہر جس جگہ کھڑے تھے وہیں (فوراً) بیٹھ گئے جب شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہوئے اور یہ خبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جلَّ شانہٗ تم کو (اِس سے بھی) زیادہ اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل اور اُس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی خواہش عنایت کرے [1] یہ جہاد میں سب سے پہلے گھر سے نکلتے اور سب کے بعد لوٹتے۔ [2] یہ اُن شاعرین سے ہیں جو اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف (مخالفین کی بیہودہ گوئیوں پر) جواب دیا کرتے تھے۔حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو اَشعار اُنہوں نے کہے ہیں اُن میں سے چند شعر۔

اِنِّی تَفَرَّسْتُ فِیْکَ الْخَیْرَ اَعْرِفُہٗ
وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا اِنْ خَانَنِی الْبَصَرُ
اَنْتَ النَّبِیُّ وَمَنْ یُحْرَمْ شَفَاعَتَہٗ
یَوْمَ الْحِسَابِ فَقَدْ اَزْرَی بِہِ الْقَدَرُ
فَثَبَّتَ اللّٰہُ مَا اٰتَاکَ مِنْ حُسْنٍ
تَثْبِیْتُ مُوْسٰی وَ نَصْرًا کَالَّذِیْ نَصَرُوْا [3]

''مَیں نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس) میں بھلائی پہچان لی تھی مَیں بھلائی کو پہچانتا ہوں اور جانتا ہوں کہ میری بصیرت خطا نہیں کرتی۔آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی ہیں قیامت کے دن جو شخص آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صفات سے محروم کر دیا گیا بے شک قضاوقدر نے اُس کو نکما کر دیا پس اللہ (جل جلالہٗ) خوبیوں کو قائم رکھے جو اُس نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دی ہیں جس طرح (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کو ثابت قدم رکھا۔اور آپ کی مدد سے جیسا اَگلے نبیوں کی مدد کی گئی''۔

نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اِن اَشعار کو سن کر) فرمایا کہ اے ابن رواحہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) اللہ تبارک وتعالیٰ جلَّ شانہٗ تم کو بھی ثابت قدم رکھے۔حضرت ہشام بن عروہ نے کہا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کو (اِس دُعا کی برکت سے) خوب ثابت قدم رکھا (حتیٰ کہ) یہ شہید ہوئے اور اُن کے واسطے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اس میں شہید ہو کر داخل ہوئے۔

ذکر عبداللہ رضی اللہ عنہ:

حضرت سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں اُس دن سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگتا ہوں جس دن مَیں حضرت سیّدنا عبداللہ بن رواحہ کا ذکر نہ کروں [4] (اُن کو بھی مجھ سے بہت محبت تھی) جس

[1] کنزالعمال حدیث 37174' دلائل النبوۃ للبیہقی جلد 6 کتاب جماع ابواب دعوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاطعمۃ والاشربۃ آخری باب' البدایۃ والنہایۃ غزوۂ موتہ فصل 3' اسدالغابہ عبداللہ بن رواحہ حدیث 2943۔ [2] اسدالغابہ عبداللہ بن رواحۃ حدیث 2943' الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ عبداللہ بن رواحہ حدیث 4694۔ [3] اسدالغابہ عبداللہ بن رواحہ حدیث 2943۔ [4] ایضاً۔

دن وہ مجھ سے ملتے اور سامنے کھڑے ہوتے تو میرے سینے پر ہاتھ رکھ دیتے اور اگر پیچھے کھڑے ہوتے تو میرے شانوں کے درمیان میں ہاتھ رکھ دیتے (اور مجھ سے کہتے کہ اے عویمر بیٹھو تھوڑی دیر ایمان تازہ کریں پس ہم بیٹھتے اور اللہ عزوجل کا ذکر کرتے جتنا اللہ عزوجل چاہتا تھا 5 پھر وہ کہتے اے عویمر یہ ایمانی مجلسیں ہیں۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ موتہ میں حضرت سیّدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو سردارِ لشکر بنایا اور فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اُن کی جگہ پر ہوں پھر اگر حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سردار بنیں اگر حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی شہید ہوں تو مسلمان جس کو پسند کریں اُس کو اپنا سردار بنا لیں پس جب لشکر تیار ہو گیا اور اہل لشکر کوچ کرنے لگے تو لوگوں نے شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (بنائے ہوئے) سرداروں کو رخصت کیا اور اُن کو سلام کیا جب لوگوں نے اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (بنائے ہوئے) سرداروں کو اور حضرت سیّدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو رخصت کیا تو حضرت سیّدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ رونے لگے لوگوں نے رونے کا سبب دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا کہ بخدا مجھے کچھ دُنیا کی محبت اور اُس کا خیال نہیں ہے (جس کے چھوٹنے پر روتا ہوں) بلکہ میں نے حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ آیت مبارکہ) پڑھتے سنا ہے کہ **وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا** یعنی تم میں کوئی اَیسا نہیں جو دوزخ پر (ہو کر) گذرنے والا نہ ہو (کیونکہ صراط اُسی پر ہوگا) تمہارے رب پر (وعدہ) مقرر ہو۔ پس میں نہیں جانتا کہ پل صراط پر چڑھنے کے بعد پار اُترنے میں میرا کیا حال ہو۔ مسلمانوں نے کہا اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ تمہارے ہمراہ رہے اور وہی تم کو ہم تک خیر وخوبی سے واپس لائے اور تم پر نظرِ عنایت رکھے۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اُس وقت یہ اَشعار کہے:

لکننی اسأل الرحمن مغفرة
وضربة ذات فرغ یقذف الزبدا
اوطنة بیدی حران مجهزة
بحربة تنفد الاحشاء والكبدا
حتی یقولوا اذا مروا علی جدثی
یا ارشد اللہ غاز وقد رشدا

''لیکن مَیں اللہ (عزوجل) سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اور تلوار کے ایک اَیسے کشادہ گھاؤ کو جو تازہ خون پھینکتا ہو۔ یا تیار کئے ہوئے نیزہ کے ایک زخم کو جو کسی خون کے پیاسے کے ہاتھ میں ہو اور وہ اَیسا وار کرے کہ جگر اور اَندرونی اَعضاء کے پار ہو جائے۔ اچانک کہ جب لوگ میری قبر کے پاس سے گذریں تو کہیں اے غازی اللہ (جل جلالہ) تجھے رشد عنایت کرے اور اُس نے عنایت کر دیا''۔

پھر عبداللہ (مسلمانوں کے پاس) نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوئے آپ نے اُن کو رخصت کیا۔ پھر لوگ چلے یہاں تک کہ (مقام) معان میں جا کے فروکش ہوئے (وہاں جا کر) معلوم ہوا کہ ہرقل ایک لاکھ رومی اور ایک لاکھ عربی فوج کے ساتھ (مقام) مآب میں پڑا ہے مسلمانوں نے دو دن معان میں مقام کیا (اور آپس میں) کہا کہ سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کو بھیج کر اپنے دشمن کی کثرت سے خبر دیں یا تو وہ (اور مجاہدین بھیج کر) ہماری مدد کریں گے یا کچھ اور ہی حکم دیں گے مگر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو جوش دلایا چنانچہ وہ لوگ باوجودیکہ تین ہزار تھے آگے بڑھے یہاں تک کہ شہر بلقاء کی ایک بستی میں جس کو

5 ایضاً۔

شراف کہتے ہیں رومیوں سے جا ملے پھر مسلمان (وہاں سے) موتہ کی طرف ہٹ آئے۔ عبدالسلام بن نعمان بن بشیر نے روایت کی ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب جب شہید ہوئے تو لوگوں نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو (سپہ سالاری کے واسطے) بلایا۔ (اس وقت) لشکر کے آگے گوشہ میں تھے (فوراً) آگے بڑھے اور لڑنے لگے اور اپنے نفس کو مخاطب کر کے یہ اَشعار پڑھے:

یا نفس الا تقتلی تموتی
ھذا حیاض الموت قد صلیت
وما تمنیت فقد لقیت
وان تفعلی فعلھما ھدیت
وان تاخرت فقد شفیت

''اے نفس اگر تو قتل نہ کیا جائے گا تو بھی ایک نہ ایک دن مرے گا۔ یہ حوض موت کے (تیار) ہیں اِن میں تو (بھی) ڈالا جائے گا۔ تیری جو آرزو ہے (شہادت) تھی وہ تجھے مل گئی۔ اگر تو زید اور جعفر کے مثل کام کرے گا تو (مقصود تک) پہنچ جائے گا۔ اور اگر تو (اُن سے) پیچھے رہ جائے گا تو (البتہ) نامراد ہوگا''۔

پھر اپنے نفس سے کہا تو کس چیز کا مشتاق ہے کیا تجھ کو (اپنی بیوی کا نام لے کر) فلانی کا اشتیاق ہے اُس کو طلاق ہے اور فلاں فلاں غلاموں کا تجھ کو خیال ہے (جاؤ) وہ بھی آزاد ہیں اور کیا تجھ کو اپنے باغ معجف (نامے) کا خیال ہے پس وہ بھی اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اور سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے واسطے (وقف) ہے پھر کہا:

یا نفس مالک تکرھین الجنة
اقسم باللہ لتنزلنه
طائفة اولتکرھنه
فطالما قد کنت مطمئنه
ھل انت الانطفة فی شنه
قد اجلب الناس وشد ولا لرنه

''اے نفس تجھے کیا ہوا کہ تو جنت کو ناپسند کرتا ہے مَیں اللہ (عزوجل) کی قسم کھاتا ہوں کہ تو ضرور اُس میں داخل ہوگا۔ (خواہ خوشی سے یا ناخوشی سے) بہت زمانہ تک تو اطمینان سے تھا۔ تو (مثل) اَب صافی (کے) جو مشک میں ہو۔ لوگ آ گئے ہیں اُنہوں نے کمانیں کھینچ لی ہیں''۔

مصعب بن شیبہ نے روایت کی ہے کہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ لڑنے کے واسطے میدان میں گئے اُن کی نیزہ لگا اُنہوں نے خون کو اپنے ہاتھ سے صاف کر کے منہ پر ملا پھر دونوں صفوں کے درمیان میں گر گئے اور (مسلمانوں کو پکار کر) کہا' اے مسلمانوں اپنے بھائی کے جسم کی حفاظت کرو۔ مسلمان حملہ کر کے اُن کو برابر بچاتے رہے حتیٰ کہ یہ اُسی مقام پر اِنتقال کر گئے۔ یونس بن بکیر کہتے تھے ہم سے ابن اسحاق نے بیان کیا اُنہوں نے کہا اُن لوگوں پر جب یہ مصیبت واقع ہوئی سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے (مدینہ منورہ میں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا کہ (اُس وقت) زید بن حارثہ (رضی اللہ عنہ) نے فوج کا علم لیا اور اُس کو لے کر بڑھے یہاں تک کہ شہید ہو گئے پھر اس کو جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) نے لیا وہ بھی شہید ہوئے پھر سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ اَنصار کے چہرے متغیر ہو گئے اور اُنہوں نے خیال کیا کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی نسبت جس اَمر کو بُرا جانتے تھے وقوع میں آیا پھر سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر اُس علم کو عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہ) نے لیا اور لڑے یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے پھر تینوں آدمی سونے کے تختوں پر جنت میں بلند کر دکھائے گئے۔ مَیں نے عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہ) کا تخت اُن کے ساتھیوں کے تختوں سے کچھ ہٹا ہوا دیکھا مَیں نے پوچھا اِس دُوری کا کیا سبب مجھ سے کہا گیا کہ اِن دونوں نے بے کھٹکے کام کیا اور عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہ) نے کچھ تردد کے بعد۔ اُنہوں نے کوئی اَولاد نہیں چھوڑی۔

غزوۂ موتہ جمادی 8ھ میں ہوا۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں' مَیں نے حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا: **وَهُوَ يَقُصُّ فِيْ قَصَصِهِ وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخًا لَكُمْ لَا يَقُوْلُ الرَّفَثَ يَعْنِىْ بِذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ**

وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْ كِتَابَهُ
اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
اَرَانَا الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوْبُنَا
بِهِ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيْتُ يُجَافِىْ جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِيْنَ الْمَضَاجِعُ 6

''تمہارے بھائی نے (اپنے نعتیہ اَشعار میں) یہ کوئی غلط بات نہیں کہی۔ آپ کی مراد (حضرت) عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہ) اور اُن کے اَشعار سے تھی جن کا ترجمہ یہ ہے: ہم میں اللہ (جل جلالہ) کے (پیارے محبوب آخری) رسول (ﷺ) موجود ہیں' جو اُس کی کتاب اُس وقت ہمیں سناتے ہیں جب فجر طلوع ہوتی ہے۔ ہم تو اَندھے تھے آپ ﷺ نے ہمیں گمراہی سے نکال کر صحیح راستہ دکھایا۔ اُن کی باتیں اِسی قدر یقینی ہیں جو ہمارے دِلوں کے اَندر جا کر بیٹھ جاتی ہیں اور جو کچھ آپ (ﷺ) نے فرمایا وہ ضرور واقع ہوگا۔ آپ ﷺ رات بستر سے اپنے کو اَلگ کر کے گزارتے ہیں جبکہ مشرکوں سے اُن کے بستر بوجھل ہو رہے ہوتے ہیں''۔

بار بار شکایت کا نتیجہ:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: ''جب (حبیب کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو (حضرت سیّدنا) زید بن حارثہ' (حضرت سیّدنا) جعفر اور (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہم) کی شہادت (غزوۂ موتہ میں) کی خبر ملی تو آپ ﷺ اُس وقت اِس طرح تشریف فرما تھے کہ غم کے آثار آپ ﷺ کے چہرے پر ظاہر تھے۔ مَیں دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔ اِتنے میں ایک صاحب آئے اور (حضرت سیّدنا) جعفر (رضی اللہ عنہ) کے گھر کی عورتوں کے رونے کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُنہیں رونے سے منع کر دے۔ وہ گئے لیکن واپس آ کر کہا کہ وہ تو نہیں مانتیں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ اُنہیں منع کر دے۔ اَب وہ تیسری مرتبہ واپس ہوئے اور عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی قسم وہ تو ہم پر غالب آ گئی ہیں (حضرت سیّدنا عمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ' اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو یقین ہوا کہ (اُن کے اِس کہنے پر' نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **پھر اُن کے منہ میں مٹی جھونک دے۔** 7 اِس پر مَیں نے کہا کہ تیرا بُرا ہو۔ (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ اَب جس کام کا حکم دے رہے ہیں وہ تو کرو گے نہیں لیکن آپ ﷺ کو تکلیف میں ڈال دیا''۔

حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ وَقَالَ مَا يَسُرُّنَا اَنَّهُمْ عِنْدَنَا** 8

''(سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے خطبہ فرمایا' آپ ﷺ نے فرمایا: فوج کا جھنڈا اَب (حضرت) زید (رضی اللہ عنہ) نے اپنے ہاتھ میں لیا اور وہ شہید کر دیئے گئے پھر

6 بخاری حدیث 6151-1155' تفسیر خازن سورۃ السجدہ آیت 17 تا 26' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 21112۔ 7 بخاری حدیث 1305-1299' المستدرک حدیث 4349' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 7085' شرح السنۃ للبغوی حدیث 1531' سنن نسائی حدیث 1847' الترغیب والترہیب للمنذری حدیث 5359' البدایۃ والنہایۃ غزوہ موتہ اخبار النبی ﷺ' دلائل النبوۃ للبیہقی غزوۂ موتہ' مشکاۃ حدیث 1743۔ 8 بخاری حدیث 2798' مسند ابی یعلی موصلی حدیث 4190' مسند البزار حدیث 2257' مسند احمد حدیث 12114۔

(حضرت) جعفر (﷛) نے لے لیا اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے پھر (حضرت) عبداللہ بن رواحہ (﷛) نے لے لیا اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے اور اَب کسی ہدایت کا اِنتظار کئے بغیر (حضرت) خالد بن ولید (﷛) نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور اُن کے ہاتھ پر اِسلامی لشکر کو فتح ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور ہمیں کوئی اِس کی خوشی بھی نہیں تھی کہ یہ لوگ جو شہید ہو گئے ہیں ہمارے پاس زندہ رہتے کیونکہ وہ بہت عیش و آرام میں چلے گئے ہیں''۔

حضرت سیّدنا عروہ بن زبیر ﷛ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ ایک دراز گوش کی پشت پر فدک کی بنی ہوئی ایک موٹی چادر رکھنے کے بعد سوار ہوئے اور (حضرت سیّدنا) اُسامہ بن زید (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ آپ ﷺ بنوحارث بن خزرج میں (حضرت سیّدنا) سعد بن عبادہ (﷛) کی مزاج پرسی کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ راستہ میں ایک مجلس سے آپ ﷺ گزرے جس میں عبداللہ بن ابی ابن سلول (منافق) بھی موجود تھا، یہ عبداللہ بن ابی کے ظاہری اِسلام لانے سے بھی پہلے کا قصہ ہے۔ مجلس میں مسلمان اور مشرکین یعنی بت پرست اور یہودی سب ہی طرح کے لوگ تھے، اُنہیں میں (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن رواحہ (﷛) بھی تھے۔ سواری کی (ٹاپوں سے گرداڑی اور) مجلس والوں پر پڑی تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک بند کر لی اور بطور تحقیر کہنے لگا کہ ہم پر گرد نہ اُڑاؤ، اِتنے میں (اِمام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ بھی قریب پہنچ گئے اور اُنہیں سلام کیا، پھر آپ (ﷺ) سواری سے اُتر گئے اور مجلس والوں کو اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ) کی طرف بلایا اور قرآنِ مجید کی آیاتِ مبارکہ پڑھ کر سنائیں۔ اس پر عبداللہ بن ابی ابن سلول کہنے لگا، جو کلام آپ (ﷺ) نے پڑھ کر سنایا ہے اِس سے عمدہ کوئی کلام نہیں ہوسکتا۔ اگرچہ یہ کلام بہت اچھا، پھر بھی ہماری مجلسوں میں آ کر

آپ (ﷺ) ہمیں تکلیف نہ دیا کریں، اپنے گھر بیٹھیں، اگر کوئی آپ (ﷺ) کے پاس جائے تو اسے اپنی باتیں سنایا کریں۔ (یہ سن کر، حضرت سیّدنا) عبداللہ بن رواحہ (﷛) نے کہا، ضرور یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ (ﷺ) ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں، ہم اِسی کو پسند کرتے ہیں۔ اس کے بعد مسلمان، مشرکین اور یہودی آپس میں ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہنے لگے اور قریب تھا کہ فساد اور لڑائی تک کی نوبت پہنچ جاتی لیکن آپ (ﷺ) نے اُنہیں خاموش اور ٹھنڈا کر دیا اور آخر سب لوگ خاموش ہو گئے، پھر آپ (ﷺ) اپنی سواری پر سوار ہو کر وہاں سے چلے آئے اور (حضرت سیّدنا) سعد بن عبادہ (﷛) کے یہاں تشریف لے گئے۔ (قائد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے (حضرت سیّدنا) سعد بن عبادہ (﷛) سے بھی اس کا ذکر کیا کہ سعد (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) تم نے نہیں سنا، ابوحباب، آپ کی مراد عبداللہ بن ابی ابن سلول سے تھی، کیا کہہ رہا تھا؟ اُس نے اِس طرح کی باتیں کی ہیں۔ (حضرت سیّدنا) سعد بن عبادہ (﷛) نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ (ﷺ) اِسے معاف فرما دیں اور اِس سے درگزر کر دیں۔ اُس ذات کی قسم! جس نے آپ (ﷺ) پر کتاب نازل کی ہے اللہ (عزوجل) نے آپ (ﷺ) کے ذریعہ وہ حق بھیجا ہے جو اُس نے آپ (ﷺ) پر نازل کیا ہے۔ اِس شہر (مدینہ منورہ) کے لوگ (پہلے) اِس پر متفق ہو چکے تھے کہ اِس (عبداللہ بن ابی) کو تاج پہنا دیں اور (شاہی) عمامہ اُس کے سر پر باندھ دیں لیکن جب اللہ عزوجل نے اِس حق کے ذریعہ جو آپ (ﷺ) کو اُس نے عطا کیا ہے، اِس باطل کو روک دیا تو اَب وہ چڑ گیا ہے اور اِس وجہ سے وہ معاملہ اُس نے آپ (ﷺ) کے ساتھ کیا جو آپ (ﷺ) نے ملاحظہ فرمایا ہے۔ آپ (ﷺ) نے اُسے معاف کر دیا۔ (سیّد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ اور صحابہ (کرام ﷡) مشرکین اور اہل کتاب سے

درگزر کیا کرتے تھے اور اُن کی اذیتوں پر صبر کیا کرتے تھے۔ اِسی کے بارے میں یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی اور یقیناً تم بہت سی دِل آزاری کی باتیں اُن سے بھی سنو گے، جنہیں تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے اور اُن سے بھی جو مشرک ہیں اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اِختیار کرو تو یہ بڑے عزم و حوصلہ کی بات ہے اور اللہ (عزوجل) نے فرمایا: بہت سے اہلِ کتاب تو دِل ہی سے چاہتے ہیں کہ تمہیں ایمان (لے آنے) کے بعد پھر سے کافر بنالیں، حسد کی راہ سے جو اُن کے دِلوں میں ہے۔ (آخر آیت تک) جیسا کہ اللہ (عزوجل) کا حکم تھا (رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کفار کو معاف کر دیا کرتے تھے۔ آخر اللہ (عزوجل) نے آپ (ﷺ) کو اُن کے ساتھ جنگ کی اِجازت دے دی اور جب آپ (ﷺ) نے غزوہ بدر کیا تو اللہ (عزوجل) کی منشا کے مطابق قریش کے کافر سردار اِس میں مارے گئے تو عبداللہ بن ابی ابن سلول اور اُس کے دوسرے مشرک اور بت پرست ساتھیوں نے آپس میں مشورہ کر کے اُن سب نے بھی (راحۃ العاشقین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے اِسلام پر بیعت کر لی اور ظاہراً اِسلام میں داخل ہو گئے"۔ 9

حضرت سیّدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَھُوَ یَنْقُلُ التُّرَابَ حَتّٰی وَارَی التُّرَابُ شَعَرَ صَدْرِہٖ وَکَانَ رَجُلًا کَثِیْرَ الشَّعَرِ وَھُوَ یَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا اِنَّ الْاَعْدَاءَ قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا** 10 "میں نے دیکھا کہ غزوہ اَحزاب میں (خندق کھودتے ہوئے، شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ خود مٹی اُٹھا رہے تھے۔ یہاں تک کہ سینہ مبارک کے بال مٹی سے اَٹ گئے تھے۔ آپ ﷺ کے (جسم مبارک پر) بال بہت گھنے تھے۔ اُس وقت آپ ﷺ (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہ) کا یہ شعر پڑھ رہے تھے اے اللہ (جَلَّ جلالُک!) اگر تیری طرف ہدایت نہ ہوتی تو ہم کبھی سیدھا راستہ نہ پاتے نہ صدقہ کر سکتے اور نہ نماز پڑھتے۔ اَب تو، یا اللہ (جَلَّ جلالُک!) ہمارے دِلوں کو سکون اور اِطمینان عطا فرما اور اگر (دشمنوں سے مڈبھیڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدم رکھ دشمنوں نے ہمارے اوپر زیادتی کی ہے۔ جب بھی وہ ہم کو فتنہ فساد میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو ہم اِنکار کرتے ہیں۔ آپ یہ شعر بلند آواز سے پڑھ رہے تھے"۔

حضرت سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **اُغْمِیَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَوَاحَۃَ فَجَعَلَتْ اُخْتُہٗ عَمْرَۃُ تَبْکِیْ وَا جَبَلَاہُ وَا کَذَا وَا کَذَا تُعَدِّدُ عَلَیْہِ فَقَالَ حِیْنَ اَفَاقَ مَا قُلْتِ شَیْئًا اِلَّا قِیْلَ لِیْ اَنْتَ کَذٰلِکَ** 11 "(حضرت سیّدنا) عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہ) پر (ایک مرتبہ کسی مرض میں) بے ہوشی طاری ہوئی تو اُن کی بہن عمرہ والدہ نعمان بن بشیر یہ سمجھ کر کہ کوئی حادثہ آ گیا (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہ) کے لئے پکار کر رونے لگیں۔ ہائے میرے بھائی ہائے میرے اَیسے اور ویسے۔ اُن کے محاسن اِس طرح ایک ایک کر کے گنانے لگیں لیکن جب (حضرت سیّدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کو ہوش آیا تو اُنہوں نے کہا کہ تم جب میری کسی خوبی کا بیان کرتی تھیں تو مجھ سے پوچھا جاتا تھا کہ کیا تم واقعی اَیسے ہی تھے"۔

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّۃَ فِیْ عُمْرَۃِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ بَیْنَ یَدَیْہِ یَمْشِیْ**

9 بخاری حدیث 4566، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 17739۔ 10 بخاری حدیث 4106-3034، تفسیر قرطبی سورۃ الاحزاب آیت 8، تفسیر مظہری سورۃ الاحزاب آیت 8، مسند ابی یعلی موصلی حدیث 1716، صحیح مسلم باب غزوہ خیبر حدیث 1802/123، صحیح ابن حبان حدیث 4535، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 6294، سنن دارمی حدیث 2499، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 26593، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 13293۔

وَهُوَ يَقُولُ خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلٰى تَنْزِيلِهِ ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَرَمِ اللّٰهِ تَقُولُ الشِّعْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِيَ اَسْرَعُ فِيهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ 12 ''(شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ عمرۃ القضاء کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہ) آپ (ﷺ) کے آگے یہ اَشعار پڑھتے ہوئے چل رہے تھے۔ **خلوا بنی الکفار عن سبیله الیوم نضربکم علی تنزیله ضربا یزیل الهام عن مقیله ویذهل الخلیل عن خلیله** اے کفار کی اولاد! اس کے (یعنی حضرت سیّدنا محمد ﷺ کے) راستے سے ہٹ جاؤ' آج کے دن ہم تمہیں اَیسی مار ماریں گے جو کھوپڑی کو گردنوں سے جدا کردے گی' اَیسی مار ماریں گے جو دوست کو دوست سے غافل کردے گی (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (بن خطاب رضی اللہ عنہ) نے اُن سے کہا' ابن رواحہ (رضی اللہ عنہ) تم (سیّد الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ) کے حرم میں شعر پڑھتے ہو؟ (نبی الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: اُنہیں کہنے دو' عمر! یہ اَشعار اُن (کفار ومشرکین) پر تیر برسانے سے بھی زیادہ زود اَثر ہیں (یہ اُنہیں بوکھلا کر رکھ دیں گے)''۔

حضور پاک ﷺ کی بات ماننے والوں کے لئے اَجر:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا اَصْحَابُهُ وَقَالَ اَتَخَلَّفُ وَاُصَلِّيْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِكَ؟ فَقَالَ اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ 13 ''(داعی برحق حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہ) کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا' اِتفاق سے وہ جمعۃ المبارک کا دن تھا' اُن کے ساتھی صبح ہی روانہ ہوگئے اور اُنہوں نے (دِل میں) کہا' مَیں کچھ تاخیر کرلیتا ہوں' (نبی آخرالزماں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعۃ المبارک کی نماز اَدا کرتا ہوں اور پھر اُن سے جا ملوں گا' جب اُنہوں نے (معلم اِنسانیت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ جمعہ پڑھی اور آپ (ﷺ) نے اُنہیں دیکھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: تمہیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح جانے سے کس نے روک رکھا؟ اُنہوں نے عرض کیا' مَیں نے اِرادہ کیا کہ آپ (ﷺ) کے ساتھ نمازِ جمعہ پڑھوں گا اور پھر اُن کے ساتھ جا ملوں گا' آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم زمین بھر کی چیزیں خرچ کردو تو تم اُن کے جلدی جانے کی فضیلت حاصل نہیں کرسکتے''۔

---

11 بخاری حدیث 4267' سنن ابی داؤد حدیث 3130' المستدرک علی الصحیحین حدیث 4353' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 35871' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 7122' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 34726' مرقاۃ المفاتیح حدیث 1745۔ 12 ترمذی حدیث 2847' تفسیر قرطبی سورۃ الشعراء آیت 224 تا 227' صحیح ابن خزیمہ حدیث 2680' مسند ابی یعلی موصلی حدیث 3394' مسند البزار حدیث 6877-6301' معجم الکبیر للطبرانی حدیث 14997' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 21036' شرح السنۃ حدیث 3404' سنن نسائی حدیث 2873۔ 13 مشکوۃ حدیث 3923' ترمذی حدیث 527' شرح السنۃ للبغوی حدیث 1057' مرقاۃ المفاتیح حدیث 3923۔

I LOVE DEEN-A-ISLAM

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا

مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) علیہ الرحمہ

الیکٹرونک میڈیا پر

تصنیفات اور سیدھا راستہ میگزین کے لئے

http://www.seedharastah.com

پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ ایک ساتھ ساتھ

naginatv

Facebook

www.fb.com/nagina.tv

سوالات و جوابات کے لئے

info@seedharastah.com

+92-300-4274936,0321-8868693

Video بیانات کے لئے

www.nagina.tv d naginatv YouTube naginatv

Live Programme کا شیڈول

(۱) ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار ماہانہ تعلیمی و تربیتی اِجتماع کو صبح 11:00 تا بعد از نماز ظہر۔

(۲) ہفتہ وار تعلیمی و تربیتی اجتماع کو ہر ہفتے بعد از نماز عشاء۔ (۳) روزانہ بعد از نماز فجر تفسیر قرآنِ مجید۔

(۴) علاوہ ازیں گاہے بگاہے دیگر نمازوں اور مواقع پر بھی۔ nagina.tv www nagina.tv

WhatsApp No:

مختلف عنوانات کی ویڈیو و آڈیو بیانات حاصل کرنے کیلئے ہمارے نمبر +92344-4501541

پر السلام علیکم لکھ کر whatsapp پر sms فرمائیں۔ آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز اور موبائل کارڈ MP3 اور MP4

مختلف عنوانات کی ویڈیو و آڈیو بیانات اور محفلوں کی سی ڈیز، میموری کارڈ و یو ایس بی ہمارے ہیڈ آفس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

نوٹ تمام قارئینِ کرام سے گذارش ہے کہ اِس کاوش میں مزید بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔

ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور۔

دُعاؤں کے طالب صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی 0313-3333777 محمد عثمان علی یوسفی 0314-4287986

یتامیٰ اور مساکین و بیوگان پر شفقت و رحمت

یتیموں اور غریبوں پر آپ ﷺ کی بڑی شفقت تھی۔ چنانچہ یتیم کی خبر گیری کرنے والے کا درجہ بتانے کے لئے آپ ﷺ نے اپنی انگشتِ سبابہ و وسطیٰ کے درمیان کچھ کشادگی رکھ کر فرمایا۔ ''میں اور یتیم کا متکفل خواہ یتیم اُس کے رشتہ داروں میں سے ہو یا اجنبیوں میں سے ہو بہشت میں یوں ہونگے''۔ [1]

حضرت سیّدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص محض رضائے الٰہی کے لئے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے۔ اُس کے لئے ہر بال کے مقابلہ میں جس پر اُس کا ہاتھ پھرتا ہے نیکیاں ہیں۔ اور جو کسی یتیم لڑکے یا لڑکی کے ساتھ (جو اُس کی کفالت میں ہو) نیکی کرتا ہے، میں اور وہ بہشت میں اِن دو اُنگلیوں (آپ ﷺ نے سبابہ و وسطیٰ کو ملا کر اِشارہ فرمایا) کی مانند ہونگے۔ [2]

ایک شخص نے حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میرا دل سخت ہے، اِس کا علاج اِرشاد فرمایئے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔ [3]

حضرت سیّدہ اسماء بنت عمیس (زوجہ حضرت سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ) بیان کرتی ہیں کہ جس دِن حضرت سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ (غزوۂ موتہ میں) شہید ہوئے۔ حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاں قدم رنجہ فرمائے۔ میں اُس دن چالیس کھالوں کی دباغت کر چکی تھی اور آٹا پیس کر اپنے بچوں کو نہلا دھلا کر تیل مل چکی تھی کہ اِتنے میں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے فرمایا: اسماء! جعفر رضی اللہ عنہ کے بچے کہاں ہیں؟ میں نے اُن کو حاضر خدمت کیا۔ آپ ﷺ نے اُن کو سینہ مبارک سے لگالیا۔ پھر آپ ﷺ کی آنکھوں مبارک میں آنسو بھر آئے اور آپ ﷺ رو پڑے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! شاید آپ ﷺ کو جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف سے کچھ خبر آئی ہے۔ فرمایا: ہاں! وہ آج شہید ہوگئے۔ یہ سُن کر میں چلانے لگی۔ عورتیں جمع ہوگئیں۔ فرمانے لگے اسماء! لغو نہ بول اور سینہ نہ پیٹ۔ پھر آپ ﷺ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے۔ وہ بولیں، ہائے چچا! آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جعفر جیسے پر عورتوں کو رونا چاہیئے۔ [4]

---

[1] مشکوۃ بحوالہ صحیح بخاری باب الشفقة والرحمة على الخلق۔ [2] مشکوۃ بحوالہ احمد و ترمذی باب الشفقة۔ [3] مشکوۃ بحوالہ احمد باب الشفقة۔ [4] طبقات ابن سعد جزء ثانی ص 1۔

میاں لائٹ ہاؤس
دکان نمبر 3.B حافظ الیکٹرک مارکیٹ، شمع بلڈنگ
شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 042-37636243
مینوفیکچررز
میاں محمد یوسف یوسفی

تجارت کے اُصول

ازقلم: زوجہ پیر طریقت رہبر شریعت شیخ فہد احمد یوسفی (پرنسپل جامعات یوسفیہ)

حرام کی بے برکتی:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَاَنَّ اللّٰہَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِہِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْہِ اِلَی السَّمَاءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُہٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُہٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ؟** 1

''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) پاک ہے اور وہ صرف پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے جس چیز کے متعلق تمام رسولوں (علیہم السّلام) کو حکم فرمایا، اُسی چیز کے متعلق مومنوں کو حکم فرمایا تو فرمایا: رسولوں (علیہم السّلام) کی جماعت! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ نے فرمایا: ایمان والو! ہم نے جو پاکیزہ چیزیں تمہیں عطا کی ہیں اُن میں سے کھاؤ۔ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اُس آدمی کا ذکر فرمایا جو دُور دراز کا سفر طے کرتا ہے پراگندہ بال اور خاک آلود ہے آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلائے دُعا کرتا ہے، یا اللہ (جَلَّ جلالک!) حالانکہ اُس کا کھانا حرام، اُس کا پینا حرام، اُس کا لباس حرام اور اُسے حرام کی غذا دی گئی تو اَیسے شخص کی دُعا کیسے قبول ہو؟''۔

وقت بدل جائے گا:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْہُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ** 2 ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اِس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ وہ حلال طریقے سے کما رہا ہے یا حرام طریقے سے''۔

دِل ہی اَصل ہے:

حضرت سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَھُمَا مُشْتَبِھَاتٌ لَا یَعْلَمُھُنَّ کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُھَاتِ اِسْتَبْرَاَ لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُھَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یَرْتَعَ فِیْہِ اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰہِ مَحَارِمُہٗ اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ** 3 ''حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، جبکہ اِن دونوں کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں۔ بہت سے لوگ اُنہیں نہیں جانتے، پس جو شخص شبہات سے بچ گیا تو اُس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو شخص شبہات میں مبتلا ہو گیا تو

---

1 تفسیر درمنثور البقرۃ آیت 173، تفسیر قرطبی البقرۃ آیت 172، تفسیر ابن کثیر البقرۃ 173، تفسیر مظہری غافر آیت 60، تفسیر روح البیان البقرۃ آیت 186، فتح القدیر للشوکانی البقرۃ آیت 173، شعب الایمان حدیث 5353/1118، سنن ترمذی حدیث 2989، صحیح مسلم 1015/65، سنن دارمی حدیث 2759، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 6394، کنز العمال حدیث 3236، الترغیب والترہیب حدیث 1099، مشکاۃ حدیث 2760۔ 2 صحیح بخاری حدیث 2059، مشکاۃ حدیث 2761۔ 3 بیہقی فی شعب الایمان حدیث 5356، سنن ابن ماجہ حدیث 3984، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 153، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 10400، سنن دارمی حدیث 2531، کنز العمال حدیث 7315، مجمع الزوائد حدیث 6304۔

وہ حرام میں مبتلا ہو گیا' جیسے وہ چرواہا جو چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے' تو قریب ہے کہ وہ اِس (چراگاہ) میں چرائے گا' سن لو! بے شک ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے' سن لو! بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ) کی چراگاہ اُس کی حرام کردہ چیزیں ہیں' سن لو! جسم میں ایک لوتھڑا ہے' جب وہ دُرست ہو جاتا ہے تو سارا جسم دُرست ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے' یاد رکھو! وہ دل ہے''۔

یہودیوں کے کام:

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' اُنہوں نے فتح مکہ کے سال حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو مکہ مکرمہ میں فرماتے ہوئے سنا: **اِنَّ اللّٰـهَ وَرَسُوْلَـهٗ حَـرَّمَ بَيْعَ الْـخَـمْـرِ وَالْـمَيْـتَةِ وَالْـخِـنْـزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ؟ فَاِنَّهٗ تُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ** [4] ''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ) اور اُس کے (پیارے محبوب آخری) رسول (ﷺ) نے شراب' مردار' خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دیا ہے۔ عرض کیا گیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) مردار کی چربی کے بارے میں بتائیں؟ کیونکہ اُس کے ذریعے کشتیوں کو روغن کیا جاتا ہے' کھالیں چکنی کی جاتی ہیں' اور لوگ اُسے چراغوں میں جلا کر روشنی حاصل کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں' وہ حرام ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ) یہود کو غارت کرے کیونکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) نے جب اُس کی چربی حرام قرار دی تو اُنہوں نے پگھلا کر بیچا اور پھر اُس کی قیمت کھائی''۔

حرام کھانے والا:

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ** [5] ''حرام سے پرورش پانے والا گوشت' جنت میں داخل نہیں ہوگا اور حرام سے پرورش پانے والے ہر گوشت کی جہنم کی آگ ہی زیادہ حق دار ہے''۔

شک والی چیز:

حضرت سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: **حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ** [6] ''مَیں نے (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے یاد کیا' جو چیز تجھے شک میں ڈال دے اُسے چھوڑ دے اور شک سے پاک چیز اِختیار کر' کیونکہ سچائی میں اِطمینان ہے اور جھوٹ میں شک ہے''۔

کون سی چیز چھوڑ دے:

حضرت سیّدنا عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ**

---

[4] مشکوٰۃ حدیث 2766' تفسیر مظہری البقرۃ آیت 173' روح البیان النحل آیت 81 تا 85' سنن ابن ماجہ حدیث 2167' سنن ترمذی حدیث 1297' بخاری حدیث 2236' صحیح مسلم 1581/71' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 11047' شرح السنۃ حدیث 2040۔ [5] مشکوٰۃ حدیث 2772' روح البیان الطّور آیت 21' تفسیر دارمی البقرۃ آیت 48' شرح السنۃ حدیث 2029۔ [6] مشکوٰۃ حدیث 2773' تفسیر درمنثور البقرۃ آیت 124' مظہری الانعام آیت 155-154' تفسیر رازی البقرۃ آیت 2' شعب الایمان حدیث 5363' صحیح ابن خزیمہ حدیث 2348' مسند ابی یعلی موصلی حدیث 6762' مسند البزار حدیث 7494' صحیح ابن حبان حدیث 722' معجم الکبیر للطبرانی حدیث 2708' سنن دارمی حدیث 2574' المستدرک حاکم حدیث 2169-166' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 1345' صحیح حدیث 2052۔

بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَاسٌ 7 ''بندہ حقیقی متقی تب بنتا ہے کہ وہ قابل اعتراض چیزوں کو چھوڑنے کے ساتھ ساتھ ایسی چیزیں بھی چھوڑے جن پر کوئی اعتراض نہیں''۔ (مگر شک ہو صرف)

کس پر اور کتنوں پر خرچ لعنت:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِىْ لَهَا وَالْمُشْتَرَى لَهٗ 8 ''(سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے شراب سے متعلق دس قسم کے افراد پر لعنت فرمائی: (1) اِس کے بنانے والے' (2) اِس کے بنوانے والے' (3) اِس کے پینے والے' (4) اِسے اُٹھانے والے (5) جس کے پاس لے جائی جائے' (6) اِس کے پلانے والے (7) اِسے بیچنے والے' (8) اِس کی قیمت کھانے والے' (9) اِسے خریدنے والے اور (10) جس کے لئے خریدی جائے''۔

یا معشر التجار:

حضرت سیّدنا قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: كُنَّا نُسَمّٰى فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ 9 ''(سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے دَور میں ہم (تاجروں) کو Broker بروکر (دلال) کہا جاتا تھا' (سیّد کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ہمیں ایک ایسا نام دیا جو کہ اِس سے بہتر تھا' آپ ﷺ نے فرمایا: تاجروں کی جماعت! بیع کرتے وقت لغو باتیں ہو جاتی ہیں اور قسمیں بھی ہوتی ہیں' لہٰذا تم اِس کے ساتھ صدقہ کو شامل کر لیا کرو''۔

برکت کیوں ختم ہو جاتی ہے؟

حضرت سیّدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِىْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا 10 ''خرید و فروخت کرنے والوں کو جُدا ہونے تک اختیار باقی رہتا ہے' اگر اُنہوں نے سچ بولا اور (مال کے بارے میں) وضاحت کی تو اُن دونوں کے لئے اُن کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر اُنہوں نے (مال کے نقص وغیرہ کو) چھپایا اور جھوٹ بولا تو اُن کی بیع سے برکت ختم ہو جاتی ہے''۔

مجھے دھوکہ مت دو:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ اُخْدَعُ فِى الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهٗ 11 ''ایک آدمی نے (سیّد العالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' بیع میں میرے ساتھ دھوکہ ہو جاتا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم بیع کرو تو کہا کرو' دھوکہ فریب نہیں چلے گا۔ وہ آدمی یہ اَلفاظ کہا کرتا تھا''۔

---

7 مشکوٰۃ حدیث 2775' تفسیر قرطبی البقرۃ حدیث 104' شعب الایمان حدیث 5361' سنن ابن ماجہ حدیث 4215' ترمذی حدیث 2451۔ 8 مشکوٰۃ حدیث 2776' سنن ابن ماجہ حدیث 3381' ترمذی حدیث 1295' شرح السنۃ حدیث 2042' مرقاۃ حدیث 2776۔ 9 مشکوٰۃ حدیث 2798' سنن ابی داؤد حدیث 3326۔ 10 مشکوٰۃ حدیث 2802' تفسیر قرطبی النسآء آیت 29' سنن ابی داؤد حدیث 3457' سنن ابن ماجہ حدیث 2182' مسند البزار حدیث 3860' سنن ترمذی حدیث 1245' صحیح بخاری حدیث 2079' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 3115' سنن دارمی حدیث 2589۔ 11 مشکوٰۃ حدیث 2803۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال پُر انوار کی کیفیات

از قلم: اُمّ مفاز ا (پرنسپل جامعہ یوسفیہ برائے طالبات سکیم نمبر 2 برانچ)

غصہ وغضب کی تعریف:

غ ض ب اِس کے بنیادی حروف ہیں جو ہفت اَقسام میں صحیح ہے۔ یہ اَلفاظ شدت اور قوت پر دلالت کرتے ہیں۔

لغت میں غضب ترش روئی، کسی چیز کو دانتوں سے مضبوطی سے تھام لینا سوزش پڑ جانا، اور اپنے سلوک ورویہ میں تلخ اور غضب ناک ہو جانا۔

اِصطلاحاً:

اِمام علی شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: **تغیر یحصل عند غلیان دم القلب، لیحصل عنه التشفی للصدر** ''اَیسی تبدیلی جس سے دِل کا خون جوش مارے تا کہ اِس طرح سینے میں ٹھنڈ پڑ جائے''۔

غصہ کا شرعی حکم:

سیرتِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ سے علم ہوتا ہے کہ غضب کبھی محمود ومطلوب ہوتا ہے اور کبھی ناپسندیدہ۔

محمود غصہ وہ ہے کہ جس کا شریعت نے مطالبہ کیا یا اِس کو اَچھا سمجھا ہے اور وہ اَیسا غصہ ہے جو مقاصد شریعت (دین مال عقل عزت اور نسب ونسل) کا تحفظ کرتے ہوئے یا دوسروں کے حقوق یا مظلوم کی مدد کرتے وقت آتا ہے۔

مذموم غصہ وہ ہے کہ جو سراسر اپنی ذات یا ذاتی مقاصد کے لئے کیا جائے اور اِس میں ذاتی اِنتقام لیا جائے۔

محمود غصہ وہ ہے کہ جس کا شریعت نے مطالبہ کیا ہے کہ جب مسلمانوں کے تحفظ کی بات ہو اور اہل اِسلام سے محبت ومودت اور مؤاخات کا اِسلام ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ** (الفتح:29)

''محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور جو لوگ آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں مگر آپس میں رحم دل ہیں''۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ o (التحریم:9) ''اے نبی (صلی اللہ علیک وسلم!) کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو''۔

حدیث شریف:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ''خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو باتوں کا اِختیار دیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اِس کو اِختیار کرتے جو آسان ہوتی بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتی بلکہ اگر وہ بات گناہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سب سے زیادہ اِس سے دُور رہتے اور شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کبھی اِنتقام نہیں لیا۔ ہاں اگر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہ، کی حرمت پامال ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ، کے لئے اِس کا اِنتقام لیتے تھے۔ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے لئے اِنتقام نہ لیا کرتے اور جہاں اِسلام کے تحفظ کا مسئلہ درپیش ہوتا وہاں اس کو نظر اَنداز نہ کرتے۔ [1]

جہاں تک مذموم غصہ کی بات ہے تو اُس کی مذمت ممانعت اور علاج سے سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھری پڑی ہے۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلوان وہ نہیں جو کشتی کرتے وقت دوسرے کو بہت زیادہ پچھاڑنے والا ہو بلکہ پہلوان وہ ہے کہ جو غصے کی حالت میں اپنے آپ پر کنٹرول کرے۔ [2]

[1] بخاری کتاب المناقب باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث 3560۔ [2] صحیح بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب حدیث 6114۔

جائز غصہ نبی کریم ﷺ کی کیفیات:

سیرتِ طیبہ سے علم ہوتا ہے کہ شریعت اِسلامیہ کی خلاف ورزی پر غصہ کرنا جائز بلکہ مطلوب ہے اور غصہ کا اِظہار شریعت کے دائرے میں محدود رہنا چاہئے۔

جیسا کہ آپ سرکار ﷺ کی دُعا سے پتہ چلتا ہے:

اَسالُکَ کَلِمَۃَ الْحَقِّ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا "میں غصہ اور رضامندی سے تجھ سے کلمہ حق کی دُعا کرتا ہوں"۔

اِمام محمد اسماعیل بخاری صاحب نے کتاب الآداب والاخلاق میں سیرتِ طیبہ سے پانچ واقعات بیان کر کے باب **ما یحوذ من الغضب و الشدۃ الامر اللہ** یعنی خلاف شرع کام پر غصہ اور سختی کرنا کا عنوان قائم کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ خلافِ شرع کام پر غصہ کیا کرتے تھے اور اِس پر شدید ناراض ہو جاتے تھے۔ اِس سے غصہ کے جواز کا علم ہوتا ہے اور کن باتوں پر غصہ کیا جا سکتا ہے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کو سیرتِ نبوی ﷺ پر عمل کرتے ہوئے شریعت کے خلاف اُمور پر غصہ کرنا چاہئے تا کہ لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہُ الکریم کی بندگی کو اِختیار کریں۔

اللہ عزوجل کو ناراض کرنے والے کام کرنے پر غصہ

تصویریں دیکھ کر غصہ کرنا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ عفیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان ہے کہ "نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر تصویریں تھیں (اُسے دیکھ کر) آپ سرکار ﷺ کا چہرہ مبارک سخت متغیر ہو گیا پھر آپ سرکار ﷺ نے وہ پردہ پکڑا اور اُسے پھاڑ دیا اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا ہے سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اُن لوگوں کو سخت عذاب دیا جائے گا جو تصویریں بناتے تھے۔

واقعہ میں سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے تصاویر دیکھنے پر شدید ناراضگی کا اِظہار فرمایا اور فرمایا کہ مصوروں کو روزِ قیامت سخت عذاب دوں گا۔ 3

حدود اللہ میں سفارش کرنے پر جلال:

فاطمہ مخزومیہ نے جب چوری کی اور قریش نے حضرت سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے پاس سفارش کے لئے بھیجا تو اِس پر سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ جلال میں آ گئے اور فرمایا: اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں:

قریش کو اُس عورت کے معاملے نے فکر مند کیا جس نے سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے عہد میں غزوہ فتح مکہ (کے دنوں میں) چوری کی تھی۔ اُنہوں نے کہا' اِس کے بارے میں کون بات کرے گا؟ کچھ لوگوں نے کہا' سیّد کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے پیارے چہیتے حضرت سیّدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ہی اَیسا کر سکتے ہیں وہ عورت سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کی گئی تو حضرت سیّدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اِس کے بارے میں بات کی اِس پر سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ اَنور کا رنگ مبارک تبدیل ہو گیا اور فرمایا: کیا تم اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ جَلالہٗ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو تو حضرت سیّدنا اُسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میرے لئے مغفرت طلب کریں۔ جب شام کا وقت ہوا تو خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اُٹھے خطبہ مبارک اِرشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کے شایان شان اُس کی ثناء بیان فرمائی پھر فرمایا: اَمَّا بعد! تم سے پہلے لوگوں کو اِسی چیز نے

3 صحیح بخاری کتاب الادب باب ما یحوذ من الغضب و الشدۃ لامر اللہ رقم 6109۔

ہلاک کرڈالا تھا کہ جب اُن میں سے کوئی معزز اِنسان چوری کرتا تو اُس میں حد نافذ کردیتے اور مَیں اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی چوری کرتی تو اُس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کے بارے میں حکم دیا جس نے چوری کی تھی تو اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ 4

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: اِس کے بعد اُس کی توبہ (اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ کی طرف توجہ بہت) اَچھی ہوگئی اور اُس نے شادی کرلی اور اُس کے بعد وہ میرے پاس آتی تھی تو مَیں اُس کی ضرورت اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کرتی تھی۔

قرآن مجید میں اِختلاف کرنے میں غصہ:

قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کی وحدت بڑی پسند ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اِختلاف کو سخت ناپسند فرمایا کرتے حتیٰ کہ قرآن شریف جو کہ اتفاق واتحاد کا محور ہے اِسی پر اِختلاف ہوجانا آپ کو کسی طور پر گوارا نہ تھا۔

حضرت سیّدنا شعیب بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: مَیں اور میرا بھائی اَیسی مجلس میں بیٹھے کہ اِس کے بدلے مجھے سُرخ اُونٹ ملنا بھی پسند نہیں پھر مَیں اپنے بھائی کے ساتھ آیا تو کچھ بزرگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی دروازہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے اُس میں گھس کر اُن کو جدا کرنے کو اَچھا نہیں سمجھا۔ اِس لئے کونے میں ہی بیٹھ گئے۔ اِسی دوران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین قرآن مجید کی کسی آیتِ مبارک کا تذکرہ چھیڑا اور اُس میں اُن کے مابین اِختلاف ہوگیا یہاں تک کہ اُن کی آوازیں بلند ہوگئیں۔ سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلال کی حالت میں باہر تشریف لائے۔ آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اَنور سرخ ہورہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن پر مٹی پھینک رہے تھے اور فرمارہے تھے لوگو رُک جاؤ! تم سے پہلے والی اُمتیں اِسی وجہ سے ہلاک ہوئیں کہ اُنہوں نے اپنے اَنبیاء کرام علیہم السّلام کے سامنے اِختلاف کیا اور اپنی کتابوں کے ایک حصے کو دوسرے پر مارا۔ قرآن مجید اِس طرح نازل نہیں ہوا کہ اِس کا ایک حصہ دوسرے کی تکذیب کرتا ہو۔ اِس لئے تمہیں جتنی بات کا علم ہو اُس پر عمل کرلو اور جو معلوم نہ ہو اُس کے عالم سے پوچھ لو۔ 5

قتل اور دینی اساس منہدم ہونے پر غصہ:

حضرت سیّدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ہمیں رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جہنیہ کی ایک شاخ حرقہ کی طرف روانہ کیا۔ ہم نے اُن لوگوں کو صبح صبح جالیا اور اُنہیں شکست سے دوچار کیا چنانچہ مَیں اور اَنصار کا ایک آدمی اُن کے ایک شخص تک پہنچے جب ہم نے اُسے گھیر لیا تو اُس نے **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه** کہہ دیا اَنصاری نے تو یہ سن کر اپنا ہاتھ روک لیا لیکن مَیں نے اپنے نیزے سے اُس کا کام تمام کر دیا۔ جب ہم واپس آئے تو شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس واقعہ کے بارے میں اِطلاع ملی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے اُسامہ! کیا تم نے اُسے **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه** کا اِقرار کرنے کے بعد قتل کرڈالا؟ مَیں نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) اُس نے صرف جان بچانے کے لئے اِقرار کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے اُسے **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه** کہنے کے بعد قتل کردیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اِس جملے کو بار بار دہراتے رہے کہ میرے دِل میں یہ خواہش پیدا ہوگئی کاش مَیں اُس سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

4 مسلم کتاب الحدود باب قطع السارق الشریف وغیرہ وانھی عن الشفاعۃ فی الحدود حدیث 1688۔ 5 مسند احمد مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص حدیث 6770 قال شعیب حدیث حسن۔

جملہ مبارک تین بار حضرت سیّدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے سامنے دہرایا۔

قیامت کے دن جب لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه کہتے ہوئے تمہارے سامنے آئے گا تو کیا کرو گے۔ 6

مسجد میں بلغم دیکھ کر غصہ:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: سراج السالکین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اِسی اَثناء میں آپ ﷺ نے مسجد میں قبلہ کے جانب بلغم دیکھ کر آپ ﷺ نے اُسے دست مبارک سے صاف کیا اور جلال میں آگئے پھر فرمایا: جب تم سے کوئی آدمی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اُس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا کوئی شخص دورانِ نماز نہ تھوکے۔

چونکہ عبادت کی جگہ صاف نہ ہوگی تو لوگ اِس بناء پر مسجد سے دُور ہو جائیں گے۔ اِسی لئے آپ سرکار ﷺ کو اِس پر جلال آیا۔ 7

عبادت میں مبالغہ:

اِس معاملے میں بھی اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: سیّدالانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیتے جن کو وہ بآسانی کر سکتے تھے۔ اُنہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہمارا حال آپ ﷺ کے جیسا نہیں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ نے آپ ﷺ کی اَگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگزر فرمایا ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ اِس قدر ناراض ہوئے کہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر جلال کا اَثر ظاہر ہوا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مَیں تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کو جاننے والا ہوں۔

آپ سرکار ﷺ کے جلال کا اِظہار آپ ﷺ کے چہرہ مبارکہ کے رنگ مبارک سے ہوتا تھا۔ (جاری ہے)

---

6 بخاری کتاب الدیات حدیث 6872۔ 7 بخاری کتاب الادب حدیث 6110۔

اَلصّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِی یَارَسُوْلَ اللہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاسَیِّدِی یَاحَبِیْبَ اللہ

NEW WAY
ACADEMY

Chief Executive
M. Nadeem
B.Sc, M.A (Eco)
0301-4309773

OFFERING
Pre-Classes, 9th, 10th
O-Levels, F.A, F.Sc, B.A,
B.Sc, B.Com, M.A (Eco)
M.A (English)
Special Computer Courses

10-Sher Shah Road,
Near Tokey Wala Chowk,
Shad Bagh, Lahore.

ولادتِ سیّد الوریٰ علیہ التحیۃ والثناء

ہدیہ 120 روپے

تالیف: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت منیرِ اسلام منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ

ولادتِ سیّد الوریٰ علیہ التحیۃ والثناء کے حوالے سے یہ کتاب مستطاب ترتیب نو کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ اِس کتاب میں ایک نئی چیز یہ ہے کہ ولادتِ سیّد الوریٰ علیہ التحیۃ والثناء کے سلسلہ میں جتنے سوالات ذہنوں میں پیدا ہوتے ہیں یا ہوں گے اُن سب کے عام فہم مگر مدلل جوابات آپ کو ملیں گے اور ہر بات باحوالہ ہے۔

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت منیرِ اسلام منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ کی تصنیف کردہ دیگر عظیم آسان فہم خوبصورت کتابیں

نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ	نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ
1	حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، یزید اور حدیث قسطنطنیہ	120 روپے	8	کھانے پینے کے آداب	120 روپے
2	ہمسایوں کے حقوق۔	100 روپے	9	شفاء بوسیلہ قرآن مجید و منزل	100 روپے
3	عید میلاد النبی ﷺ	100 روپے	10	مقدس دُعائیں	400 روپے
4	تاریخ ولادت باسعادت اور وصال شریف	40 روپے	11	آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں!	400 روپے
5	نمازِ مترجم	100 روپے	12	دعوت و تبلیغ	100 روپے
6	حقوق فوت شدگان	400 روپے	13	بسم اللہ شریف کی برکات	100 روپے
7	آئیں قرآنِ مجید و سُنّت مبارکہ کو اپنائیں	60 روپے	14	آئیں پڑھیں شرک کیا ہے؟	150 روپے

کتابیں ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ 977-A بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور
0322-4632138,0300-4274936

الداعیان

نگینہ جیولری ورکشاپ
پروپرائیٹر: محمد خرم شہزاد یوسفی 042-37631431
دوکان نمبر 6 خورشید مارکیٹ گلی ہینگناں، سوہا بازار رنگ محل لاہور

ثانی کیبلز
پروپرائیٹر: محمد افضال یوسفی 0334-9898173
فیکٹری: ابراہیم روڈ نزد منشی ہسپتال، بندروڈ لاہور

ماحول دوست
Keep your Environment
Clean, Safe
& Healthy
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable BATTERY
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5.4
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5-6
6V5Ah/20HR
WIN Power Pack
BATTERY
12MF 3
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
12MF9
For Your Every Power Requirement.

مَنْ سَبَّ نَبِیًّا فَاقْتُلُوْہُ

ماخوذ از: شفا شریف

ترتیب: محمد عدیل احمد یوسفی (متعلم جامعہ یوسفیہ برائے طلباء)

بتلا دو گستاخ نبی ﷺ کو غیرت مسلم زندہ ہے

اُن پر مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

گستاخ رسول ﷺ کا حکم:

دُنیا کا بدترین شخص وہ ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ کے پیارے حبیب کریم ﷺ کی شان میں زبان درازی کرے اُس کی مذمت خود مالک وخالق کائنات عزوجل نے قرآن مجید میں بیان فرمائی اور خود خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اَحادیث مبارکہ میں بیان فرمائی اور سخت عمل بھی فرمایا نام لے کر بدترین لوگوں کو قتل کروایا اور اِسی پر اُمّت کا اجماع ہے۔

قرآن مجید میں کن کی مذمت:

(1) اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّلَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا (الاحزاب:57)

''بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) اور اُس کے (پیارے محبوب آخری) رسول (ﷺ) کو اُن پر دُنیا اور آخرت میں اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ) کی پھٹکار ہے اور اُن کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے''۔

(2) وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (التوبۃ:61) ''اور جو لوگ (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتے ہیں اُن کے لئے دَردناک عذاب ہے''۔

علامہ جلال الدین تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں:

یاد رہے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اس سے پاک ہے کہ کوئی اسے ایذا دے اِس لئے یہاں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم ایذا دینے سے مراد اس کے حکم کی ممانعت کرنا اور گناہوں کا ارتکاب کرنا ہے یا یہاں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ کا ذکر صرف تعظیم کے طور پر ہے جبکہ حقیقت میں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اور اُس کے پیارے محبوب آخری رسول ﷺ۔ ایذا دینے سے مراد خاص اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو ایذا دینا مراد ہے جیسے جس نے حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کی اطاعت کی اسی طرح جس نے نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو ایذا دی اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ کو ایذا دی۔

گستاخ رسول ﷺ واجب القتل:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی نبی (علیہ السلام) کو بُرا کہا اسے قتل کردو اور جس نے کسی میرے صحابی (رضی اللہ عنہ) پر زبان درازی کی تو اسے ماردو۔

ابولہب کے گستاخ بیٹے کا انجام:

اِظہارِ نبوت سے پہلے سیّد عالم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی دو صاحبزادیاں ابولہب کے دو بیٹے عتبہ اور عتیبہ کے نکاح میں تھیں جس وقت احمد مختار حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے توحید کی دعوت شروع کی تو ابولہب نے کہا میرا تم دونوں بیٹوں سے ملنا حرام ہے جب تک تم محمد (ﷺ) کی صاحبزادیوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو چھوڑ نہ دو۔ چنانچہ انہوں نے چھوڑ دیا اور رعتیبہ تو جہالت میں اِس قدر آگے بڑھ گیا کہ ایک دن شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی آپ ﷺ محفوظ رہے۔ سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ (جَلَّ جلالک!) اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط فرما اس کے بعد عتیبہ ابولہب کے ساتھ ملک شام روانہ ہوگیا دورانِ سفر

ایک اَیسی جگہ پڑاؤ کیا جہاں مقامی لوگوں نے بتایا کہ رات کو درندے آتے ہیں یہ سن کر ابولہب نے اپنے ساتھی اہل قریش سے کہا کہ میرے بیٹے کی حفاظت کا کچھ اِنتظام کرو کیونکہ مجھے مسلمانوں کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دُعا کا خوف ہے اِس پر قافلے نے عتیبہ کے گرد ہر طرف اپنے اُونٹ بیٹھا دیئے سو گئے اللہ تبارک وتعالیٰ کا کرنا اَیسا ہوا کہ رات کے وقت ایک شیر آیا اور اُونٹوں کے حلقے میں سے گزر کر اس نے عتیبہ کو پھاڑ کھایا۔ (دلائل النبوۃ)

اِس سے معلوم ہوا (1) گستاخ رسول واجب القتل ہے کہ سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اُس کے خلاف دُعا فرمائی۔ (2) کفار بھی جانتے تھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ کے پیارے محبوب آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو فرمائے وہی ہوتا ہے۔ (3) خالق کائنات جَلَّ سلطانہٗ اپنے پیارے محبوب آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر پہرہ دینے کے لئے کسی کا بھی اِنتخاب فرما سکتا ہے۔ (4) گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اَنجام عبرتناک ہوتا ہے۔

کعب بن اشرف کا قتل:

حدیث شریف میں ہے کہ سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف کو قتل کرنے کا حکم فرمایا اور اُس کی نسبت سیّد کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ اور اُس کے پیارے محبوب آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اَذیت دیتا تھا اور اُس کی طرف اُس شخص کو بھیجا جس نے چلاکی کے ساتھ بغیر دعوت اِسلام قتل کر دیا بخلاف دوسرے مشرکین کے کہ اُنہیں بغیر اِسلام کی دعوت کے قتل کا حکم نہ فرمایا۔

ابورافع یہودی کا قتل:

سیّد کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کو ابورافع یہودی کو قتل کرنے کے لئے اس کی کوٹھری میں بھیجا اور ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جراَت کو سلام جنہوں نے گستاخِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس کے گھر میں جا کر واصل جہنم کیا واپسی پر پنڈلی ٹوٹ گئی سیڑھیاں اُترتے ہوئے سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تو فوراً صحیح ہوگئی۔

اِسی طرح ابن خطل اور اس کی دو باندیوں کو فتح مکہ کے روز قتل کرنے کا حکم فرمایا۔ (دلائل النبوۃ، بخاری، مسلم)

سبّ وشتم کرنے والے گروہ کفار کو قتل کا حکم:

سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ایک گروہ کو قتل کرنے کا حکم فرمایا جو خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اَذیت دیتا اور سب وشتم کرتا جیسے نضر بن حارث، عقبہ بن ابی معیط وغیرہ اور فتح مکہ سے پہلے اور بعد ایک گروہ کفار کے قتل کرنے کا وعدہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لیا۔ سب کو قتل کر دیا گیا حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عقبہ بن ابی معیط نے پکارا اے گروہ قریش کیا وجہ ہے کہ مَیں تمہارے درمیان قتل کیا جارہا ہوں اس پر خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ اور اُس کے پیارے محبوب آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء باندھنے کی وجہ سے۔

عورت کا قتل:

ایک عورت جو اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہتی تھی تو قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو میرے دشمن کو مجھ سے کفایت کرے تو حضرت سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا گستاخ رسول کو قتل کرنا

خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

حضرت مہاجر بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ کو جو خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جانب سے یمن کے والی تھے خبر پہنچی کہ اس جگہ ایک عورت ہے جو گانے میں قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول

اللہ ﷺ کی طرف سے گالی کی نسبت کرتی ہے تو انہوں نے اس کے ہاتھ کاٹ ڈالے اور اس کے اگلے دانت اکھیڑ ڈالے تو جب اس کی خبر خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو فرمایا اگر تم ایسا نہ کرتے تو میں تمہیں اس کے قتل کا حکم دیتا۔

نابینا صحابی رضی اللہ عنہ:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کی اُم ولد تھی جو سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرتی تھی تو انہوں نے اسے اپنے ہاتھوں سے قتل کیا اور جب آپ ﷺ کو خبر دی تو رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اس کے خون کو ضائع فرما دیا۔

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ:

ایک یہودی اور منافق کا آپس میں جھگڑا ہو گیا تو فیصلہ کروانے شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے آپ ﷺ فریقین کی بات سن کر یہودی کے بارے فیصلہ فرما دیا کہ اِس معاملہ میں یہ حق پر ہے فیصلہ سننے کے بعد جب باہر نکلے تو منافق نے کہا کہ چلو (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) سے فیصلہ کرواتے ہیں دونوں چلتے چلتے (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے پاس آ گئے یہودی بولا' اے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) اِس کا اور میرا جھگڑا ہوا اور فیصلہ کروانے ہم محمد (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے میرے حق میں فیصلہ فرمایا لیکن یہ تمہارے نبی ﷺ کے فیصلہ سے راضی نہیں۔ آپ ﷺ سے فیصلہ کروانا چاہتا ہے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے تلوار اُٹھائی اور اس منافق کا سر قلم کر دیا اور فرمایا: **ھٰکَذَا اَقْضِیْ بَیْنَ مَنْ لَّمْ یَدْحَقَ بِقَضَآءِ اللّٰہِ وَقَضَآءِ رَسُوْلِہٖ** ''جو اللہ (عزوجل) اور اُس کے (پیارے محبوب آخری) رسول ﷺ کے فیصلے سے راضی نہیں عمر اس کا یہی فیصلہ کرتا ہے''۔

سلف صالحین:

ابن قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے عتبہ میں کہا کہ جو بھی آپ ﷺ کو بُرا کہے یا سب وشتم یا عیب جوئی کرے یا تنقیص شان کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

مبسوط میں عثمان بن کنانہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ جو (نام نہاد) مسلمان سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو شب وشتم کرے اسے قتل کر دیا جائے یا زندہ سولی پر چڑھا دیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے حاکم وقت کو اِختیار ہے یا اسے قتل کر دے یا سولی چڑھا دے۔

ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ نے اِمام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کہا جو یہ کہے کہ نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی چادر اَیسی اور ایک روایت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی زرہ دریدہ (گندی) ہے اور اس کی مراد عیب جوئی ہے تو وہ قتل کر دیا جائے۔

کتا مسلمان کا خون نہیں پیتا:

قاضی ابو العباس ابن طالب کی مجلس مناظرہ میں حاضر ہوا کرتا تھا پس اِس پر بہت سی اَیسی بیہودہ باتیں ثابت ہوئیں جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ اَنبیاء کرام علیہم السلام اور ہمارے کریم آقا ﷺ کے بارے میں استخفاف واستہزاء تھا اس پر قاضی یحییٰ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فقہائے نے اسے عدالت میں طلب کیا اور اِسے قتل کرنے اور سولی دینے کا حکم دیا چنانچہ اس کے پیٹ میں چھری ماری گئی اور اُلٹا کر کے سولی دی گئی پھر اُتارا گیا اور آگ میں جلایا گیا۔

بعض مؤرخین نقل کرتے ہیں کہ جب اس کی سولی کا تختہ اُٹھایا گیا اور وہ لوگوں کو ہاتھوں علیحدہ ہوا تو تختے نے چکر کاٹا اور اسے قبلہ سے پھیر دیا تو یہ تمام کے لئے عبرتناک نشانی تھی اور لوگوں نے تکبیر بلند کی پھر ایک کتا آیا اور اس کے خون کو چاٹا اس پر یحییٰ بن

عمر نے کہا لوگوں نے دیکھا کہ نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا کہ کتا کسی مسلمان کا خون نہیں پیتا۔

بلا قصد اہانت وتحقیر کا حکم:

اگر قاتل سیّد عرب و عجم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بغیر قصد وارادہ کے سب وشتم کرے یا تحقیر کرے اور وہ اس کا معتقد بھی نہیں یہ وہ تمام باتیں ہیں جن سے شفیع اُمّت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے حق ومرتبہ کی تنقیص لازم آتی ہے مثلاً اس نے گناہ کبیرہ یا تبلیغ رسالت یا لوگوں کے درمیان کسی حکم میں مداہنت کی نسبت آپ ﷺ کی طرف کی یا آپ کی مرتبت، زہد وورع سے چشم پوشی یا ایسا قبیح کلمہ بولا جو گالی کی قسم میں ہو خواہ وہ جہالت کی وجہ سے یا جبر وسکر (نشہ) نے اس کو برانگیختہ کیا ہو خواہ بے پرواہی زبان پر قابو نہ رکھنے یا کمی حافظہ کی وجہ سے ہو اسے بھی قتل کیا جائے۔

لیکن اگر وہ عدالت میں پہنچنے سے پہلے سچے دل سے توبہ کر لے اور اپنے افعال وکردار سے ظاہر کرے اور اس سے عشق ومحبت اور ادب مصطفیٰ ﷺ ثابت ہو تو اس کی توبہ کو مانا جائے گا اور اگر عدالت میں قاضی کے سامنے ہے اور تب توبہ کرتا ہے تو پھر اس کی توبہ کو نہیں مانا جائے گا بلکہ اسے قتل کیا جائے گا۔

اِرشادِ نبوی ﷺ کی تکذیب کا حکم:

اگر کوئی صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے ان فرامین کی قصداً تکذیب کرے جسے آپ ﷺ نے فرمایا یا آپ ﷺ لے کر آئے تھے یا آپ ﷺ کا اِنکار کرے چاہے اس کے بعد وہ کسی دوسرے دین وملت میں جائے یا نہ جائے بہر حال بالاجماع کافر اور واجب القتل ہے۔

اور اگر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ کا حکم پہلے جیسا ہے۔

ہارون رشید رحمۃ اللہ علیہ کا اِمام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے سوال:

ہارون رشید رحمۃ اللہ علیہ نے اِمام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص کے بارے سوال کیا جس نے احمد مختار حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ پر سب وشتم کیا اور ذکر کیا کہ رفقہائے عراق نے تو کوڑے مارنے کا حکم دیا ہے اس پر اِمام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے غضبناک ہو کر فرمایا اے امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) کسی نبی (علیہ السلام) کی گستاخی کرنے کے بعد وہ اُمّت میں باقی نہیں رہتا اسے قتل کر دینا چاہئے جو اصحاب نبی کریم ﷺ کو گالی دے اس پر کوڑے مارنے چاہئے۔

قاضی ابوالفضل عیاض مالکی کی خطباء کو نصیحات:

(1) جب خطباء وواعظین احمد مختار حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا ذکر کریں حالات طیبہ کو بیان کریں تو آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر کو لازم جانیں اور اپنی زبان کی نگہداشت کریں اسے مطلق العنان (بے لگام) نہ کریں (اور ذکر کرتے ہوئے نام مبارک کے ساتھ دُرود شریف پڑھیں)۔

(2) شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے ذکر خیر کے وقت اَدب وتواضع کا اِظہار کریں۔

(3) جب سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے اَعمال و اقوال میں کلام کریں تو فی الامکان اچھے سے اچھے الفاظ اور اَدب والے جملے اِستعمال کریں۔

(4) ابوالقاسم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے مصائب شدائد کا ذکر کریں تو اُن پر رقت اور خوف وخشیت طاری ہو۔

(5) داعی برحق حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے حامی و جان نثاروں سے محبت ومودت کا اِظہار کریں اور دشمنوں پر نفرت وحقارت کا اِظہار کریں۔

(6) اور یہ بھی اگر اسے قدرت ہوتی تو وہ نبی آخر الزماں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی حمایت ونصرت کرتا اور آپ ﷺ کے دشمنوں کے مقابلہ میں معلم اِنسانیت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی عزت پر جان فدا کرتا۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ ﷺ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ ﷺ

مجھے دین اسلام سے پیار ہے

عبدالواحد اینڈ سنز

فریش ڈرائی فروٹ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ

شیخ عبدالعلیم یوسفی
0300-4418320
شیخ حبیب احمد یوسفی
0300-4265505
0301-4556610

دوکان نمبر 3-A نیو فروٹ مارکیٹ راوی لنک روڈ لاہور فون: 042-37706505

Seiko® S Seiko ISO-9002

FILTERS
and
Break Linings

سیکو فلٹرز اب بڑی گاڑیوں ہینو، بیڈفورڈ، مزدا، ٹریکٹرز کے ساتھ ساتھ موٹر سائیکلوں کے لیے بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہے

ایجنسی ہولڈر

ریاض آٹو ٹریڈرز 44 بادامی باغ سنٹر بادامی باغ لاہور
فون نمبر: 042-37701929

ہینو جینئن پارٹس Genuine Parts HINO

ہمیشہ ہینو جینئین پارٹس استعمال کریں

HINO

حاجی آٹوز

82- بادامی باغ لاہور

ٹیلیفون: 042-37701456,37728010
فیکس: 042-37701482

ولی ھندے نے جتھے اوہ سدا دربار وسدے نیں

لبیک یارسول اللہ ﷺ

اوہ تھاواں وسدیاں نے جتھے خدا دے یار وسدے نیں

ان شاء اللہ پروگرام

26 دسمبر 2020 بروز ہفتہ

پیر طریقت، رہبر شریعت،
امین علم لدنی، قطب جلی، عالم یلمعی،
نائب غوث الثقلین، فاضل لوذعی، نیر اوج شرافت
پیکر صبر و رضا، یوسف مصر محبت
منظورِ نظر داتا گنج بخش

حضرت قبلہ علامہ و مولانا

حاجی مُحمد یوسف

31 سالانہ عظیم الشان (اکتسواں)

عُرس مبارک علی نگینہ قدس سرہ العزیز

سٹیج سیکرٹری
محمد شاہد فاروق
آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف

تلاوت
قاری محمد امین صاحب

بفیضانِ نظر
مجمع انوار گنجینہ بابا حاجی نگینہ، پیر طریقت، رہبر شریعت
پیر صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف چک 176 گ ب سمندری

بفیضانِ نظر
حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی

بفیضانِ کرم
پیر طریقت صاحبزادہ
منیر احمد یوسفی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف

پیر طریقت صاحبزادہ
اللہ دتہ یوسفی زم زم
سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف

زیر صدارت
پیر طریقت صاحبزادہ
خلیل احمد یوسفی صاحب
سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف

زیر صدارت
پیر طریقت صاحبزادہ
محمد شعبان یوسفی صاحب
سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف

زیر قیادت
صاحبزادہ شبیر الحق یوسفی صاحب
آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف

زیر قیادت
صاحبزادہ اظہر منیر یوسفی صاحب
آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف

خصوصی آمد
پیر سید محمد ذوالفقار حسین شاہ یوسفی
آف لاہور

خصوصی آمد
پیر طریقت محمد محسن منور یوسفی
آف لاہور

خصوصی آمد
صاحبزادہ پیر بشیر احمد یوسفی

خصوصی آمد
صاحبزادہ مفتی خلیل احمد یوسفی
آف لاہور

پیر سید راشد شاہ گیلانی
(تاندلیانوالہ)

زیر سرپرستی و خطاب
صاحبزادہ حافظ محمد نعمان یوسفی
آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف

خصوصی خطاب
مفکر اہلسنت، عاشق اہلسنت، ترجمان فکر رضا، خطیب پاکستان حضرت علامہ مولانا
عطاء المصطفیٰ رضوی
(ایم۔اے اسلامیات بھیرہ شریف) (آف فیصل آباد)

خصوصی خطاب
خطیب اہلسنت، مقرر شعلہ بیاں، حضرت علامہ مولانا
محمد آصف قصوری
(آف شیخوپورہ)

مقامی علماء کرام

مفتی علامہ سجاد علی فیضی (تاندلیانوالہ)	علامہ مولانا ظفر علی چشتی (لاہور)	الحاج صوفی محمد احمد دین	علامہ محمد صوفی ارشد یوسفی 176 گ ب	علامہ محمد احمد یوسفی (471 گ ب سمندری)
علامہ مولانا یاسر عرفات (فیصل آباد)	علامہ قاری عمر فاروق (وٹو) 424 گ ب	قاری محمد یونس صاحب 172 گ ب	علامہ قاری ولی محمد 176 گ ب	(169 گ ب)
حافظ محمد زبیر یوسفی (175 گ ب)				

نعت خوانان

صاحبزادہ مظہر منیر یوسفی صاحب	صاحبزادہ محمد قدیر الحق یوسفی صاحب	سید علی عباس کاظمی صاحب فیصل آباد
صاحبزادہ تنویر الحق یوسفی صاحب	محمد مخدوم یوسفی صاحب	خالد محمود یوسفی صاحب

نگینہ کتب خانہ A-977 بلاک بی 3 گجر پورہ سکیم لاہور کی طرف سے دینی کتابوں کا سٹال بھی لگایا جائے گا۔

برائے رابطہ 0313-3333777, 0321-8868693, 0322-4632138

عطیہ اشتہار یوسفی برادران لاہور 0313-3333777

خصوصی انتظام لنگر شریف
عبدالرحیم یوسفی
(شیخ برادران)

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

بمقام:
آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف
چک نمبر 176 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

فیض نگینہ جاری و ساری رہے گا

عُرس کی تقریبات کا آغاز صبح 9 بجے
اور
دعا درود و سلام بعد از نماز عصر

منتظمین اور نگران حضرات

صاحبزادہ محمد انور یوسفی صاحب

صاحبزادہ محمد انصر یوسفی صاحب

صاحبزادہ محمد مبشر یوسفی صاحب

صاحبزادہ محمد اطہر منیر یوسفی صاحب

صاحبزادہ محمد سلمان یوسفی صاحب

صاحبزادہ محمد احمد یوسفی صاحب
آف قطرہ وال چک نمبر 170

صاحبزادہ عبداللہ یوسفی صاحب

صاحبزادہ محمد یوسف یوسفی صاحب

یوسفی برادران

0302-2109176 03007615124
03035294179

قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، نیّر اوجِ شرافت، مصرِ محبت، زبدۃ العارفین، پیکرِ صدق وصفا، عاشقِ مصطفیٰ، فنافی الرسول، پروانۂ توحید و رسالت، امینِ علمِ لدنی، حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی، قدس سرہ العزیز

کے علمی اور تحقیقی کاموں میں سے ایک نمونہ

تالیف وترتیب: پیرطریقت رہبرشریعت حضرت علامہ **منیر احمد یوسفی** رحمۃ اللہ علیہ

یَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَ

حضرت قبلہ باباجی سرکار نگینہ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآنِ مجید سے 57 آیاتِ مبارکہ اَیسی بیان فرمائی ہیں جن میں **یَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَ** کا بیان ہے، اور جن کا اِطلاق بتوں پر ہوتا ہے لیکن خوارج نے اُن کا اِطلاق اَنبیاء کرام علیہم السّلام اور اَولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ پر کیا ہے اور **یَدْعُوْنَ** و **تَدْعُوْنَ** کا ترجمہ ''پکار'' کرتے ہیں۔ آپ نے مختلف تراجم اور تفاسیر کے حوالہ جات سے خوارج کے نمائندہ باطل فرقوں کی تردید کی ہے جس کا ایک نمونہ اِس وقت پیش کیا جاتا ہے۔

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے۔ **اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ج وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا o** [1] ''یہ کہ شرک والے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے سوا نہیں پوجتے مگر عورتوں کو اور نہیں عبادت کرتے مگر سرکش شیطان کی''۔

پوجا اور پکار معنوں کے اِعتبار سے دو مختلف چیزیں ہیں۔ پوجا کو انگریزی میں Worship کہتے ہیں جبکہ پکار کو Call۔ پوجا صرف اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کی ہے مگر پکار مخلوق کو بھی ہوسکتی ہے۔ لیکن ایک شرط ہے کہ مخلوق کو اِلٰہ یا اِلٰہ کا شریک یا اِلٰہ جیسا سمجھ کر نہ پکارا جائے کیونکہ غیرِ خدا کو اِلٰہ یا اِلٰہ کا شریک سمجھ کر پکارنا بھی جائز نہیں بلکہ شرکِ عظیم ہے۔

اِبتدائے آفرینش سے آج تک صرف اور صرف ایک ہی ذات، پوجا یعنی عبادت کے لائق ہے جس کا اِسم ذات ''اللہ'' (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کی ذات اَزل سے وحدہٗ لاشریک ہے کسی بھی لحاظ سے کوئی بھی اُس کا شریک نہیں۔ ماسوا اللہ یعنی ذات وصفات رَب ذوالجلال والاکرام کے کائنات کی ہر چیز مخلوق ہے اور مخلوق کا کوئی فرد اُس کا شریک نہیں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار سے کم وبیش اَنبیاء کرام علیہم السّلام، اُس کے عظیم، پیارے، برگزیدہ، معصوم عن الخطاء اور مخلوق میں سب سے اَرفع واَعلیٰ نمائندے اور بندے ہیں، جنہوں نے خدائے وحدہٗ لاشریک کی اُلوہیت کا چرچا کیا۔ ہر رسول اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنی رسالت اور نبوت کا اِعلان فرمایا اور رَبُّ العالمین کی بندگی کی تعلیم دی اور فرمایا: **اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ** [2] ''یہ کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو''۔ حضرت نوح علیہ السّلام سے لے کر حضور سیّد المرسلین خاتم الانبیاء حبیب کبریاء جناب حضرت **محمد مصطفیٰ** ﷺ تک ہر عظیم اور پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے معبودانِ باطل کی زبردست اور بھرپور اَنداز میں تردید فرمائی۔

سیّد الانبیاء محبوب کائنات حضرت **محمد مصطفیٰ** ﷺ جب مبعوث فرمائے گئے تو اُس وقت کے لوگ تقریباً 360 جھوٹے خداؤں کی پرستش کرتے ہوئے شرک کے عظیم گناہ میں مبتلا تھے۔

اُنہوں نے بیت اللہ شریف کو بتوں سے سجا رکھا تھا اور اُن بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے معبودانِ باطل کو بیخ وبن سے اُکھاڑ پھینکا۔ بیت اللہ شریف کو پاک صاف فرمایا اور لوگوں کو معبودِ برحق اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کی اُلوہیت اور وحدانیت سے روشناس کرایا۔ دعوت وپیغامِ حق سے لوگوں کے سینوں میں

[1] سورۃ النسآ: 117۔ [2] ھود: 26۔

محبتِ الٰہی اور اپنی اِطاعت وغلامی اور عشق کے نور سے منور فرمایا۔

حضور سیّدنا سرکارِ کائنات ﷺ کا مشرکینِ مکہ مکرمہ کے ساتھ یہی مقابلہ تھا کہ مشرکین لکڑی اور پتھر کی مورتیوں کو بھی ''اِلٰہ'' مانتے تھے جب کہ خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اِلٰہ وحدہٗ لاشریک اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کی اُلوہیت کا چرچا فرماتے تھے اور معبودانِ باطل کو رد فرماتے تھے۔

قرآنِ مجید میں جہاں کہیں بھی معبودانِ باطل اور اُن کے پجاریوں کا ذکر فرمایا گیا ہے' اُن سے مراد وہ لوگ ہیں جو لکڑی اور پتھر کے بتوں کو معبود سمجھتے تھے اور یہی وہ جرم ہے جو تمام جرموں سے بڑا جرم ہے۔ جس کی کسی بھی صورت میں بخشش نہیں' تاوقتیکہ یہ جرم کرنے والا مرنے سے پہلے تائب نہ ہو جائے اور خدائے وحدہٗ لاشریک کی اُلوہیت اور حضور سیّدنا رسول کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کو نہ مان لے۔ اِرشادِ خداوندی ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ط .... 3 ''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) اِس (جرم عظیم) کو نہیں بخشتا کہ اُس کا شریک ٹھہرایا جائے اور اُس کے سوا کتنے ہی جرائم کیوں نہ ہوں' بخش دیتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے''۔

یاد رہے کافر اور مشرک دونوں ہی ناقابل بخشش لوگ ہیں۔ کافر اِنکارِ نبی ﷺ کی وجہ سے اور مشرک اِنکارِ نبی ﷺ اور اِنکارِ توحید باری تعالیٰ کی وجہ سے۔

قرآنِ مجید کی اَیسی آیات جن میں ربّ کائنات نے مشرکین کے شرک کا رد فرمایا ہے' وہاں **تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ** یا **یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ** کے اَلفاظ اِرشاد فرمائے ہیں۔ جن سے مراد لامحالہ وہی لکڑی اور پتھر کی مورتیاں اور بت ہیں جن کو مشرکین اِلٰہ سمجھتے ہیں اور اپنا معبود سمجھ کر پوجتے تھے یا معبود سمجھ کر پکارتے تھے۔ اگر کسی نے کسی نیک بندے کا بت بنا کر اُس کی پرستش کی تو ربّ کائنات عزوجل نے اُس بت' مورتی اور اُس کے ماننے والے کی تردید فرمائی نہ کہ اپنے برگزیدہ بندوں کو ہی اپنی بندگی سے خارج کر دیا۔ جیسا کہ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام اور اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کے مکالمہ سے (سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر 116 سے 117 تک) وضاحت موجود ہے۔

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط قَالَ سُبْحٰنَکَ مَا یَکُوْنُ لِیْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ ق بِحَقٍّ ط اِنْ کُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ط تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ ط اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ o مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبَّکُمْ ج ... 4 ''اور جب اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) فرمائے گا' اے مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) کیا تو نے لوگوں کو کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کے سوا معبود بنا لو؟ تو (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) عرض کریں گے' تیری ذات (ہر شریک سے) پاک ہے۔ میری کیا مجال تھی کہ مَیں اَیسی بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر مَیں نے اَیسی بات کہی ہوتی تو تجھے ضرور معلوم ہوگا۔ تو جانتا ہے جو میرے دِل میں ہے اور مَیں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے۔ بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا جاننے والا۔ مَیں نے تو اُن سے نہ کہا مگر وہی جو تو نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد) کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے''۔

لیکن مقامِ اَفسوس ہے کہ جو آیاتِ مبارکہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد وحدہٗ لاشریک نے لکڑی اور پتھر کی مورتیوں اور اُن کے پجاریوں کے خلاف نازل فرمائی ہیں۔ آج کل بے خوفی اور ظلم سے اُنہی آیاتِ مبارکہ کو اَنبیاء کرام علیہم

3 النسآء: 116۔ 4 المائدہ: 116۔

السّلام اور اَولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ پر چسپاں کر دیا جاتا ہے۔

اَیسے پُرفتن دَور میں جب لوگ دینِ برحق کی سچائی کو بیان کرنے کی بجائے غلط عقائد و نظریات کا چرچا کرنے میں مصروف ہیں اور آیاتِ قرآنیہ کو غلط معنی پہنا کر اپنے مشن کی تکمیل کے خواب دیکھ رہے ہیں، اَیسے حالات میں حقائق کو واضح کرنے کے لئے حضرت باباجی سرکار نگینہ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآنِ مجید سے 57 آیاتِ مبارکہ کی وضاحت کی ہے۔ جن سے خوارج، اُمّتِ مسلمہ کو مشرک بنا رہے ہیں اور اَولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو بتوں کی صف میں کھڑا کر رہے ہیں۔ اِس صورت حال کے پیشِ نظر حضور قبلہ باباجی سرکار نگینہ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآنِ مجید، اَحادیثِ مبارکہ اور تفاسیر کی روشنی میں حقائق بیان کئے ہیں۔

اِس سلسلہ میں سب سے پہلے سورۃ النسآء کی آیت نمبر 117 پیش کی جاتی ہے۔ اِرشادِ خداوندی ہے۔

اِنۡ یَّدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنۡ یَّدۡعُوۡنَ اِلَّا شَیۡطٰنًا مَّرِیۡدًا ۙ (سورۃ النسآء: 117)

پہلے اِس آیتِ مبارکہ کے مختلف مترجمین کے تراجم ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ ''نہیں پکارتے سوائے اُس کے مگر عورتوں کو اور نہیں پکارتے مگر شیطان سرکش کو''۔ (شاہ رفیع الدین)

2۔ ''اُس کے سوائے پکارتے ہیں سو عورتوں کو اور اُس کے سوائے پکارتے ہیں سو شیطان سرکش کو''۔ (شاہ عبدالقادر)

3۔ ''اللہ کے سوا نہیں پکارتے مگر عورتوں کو اور نہیں پکارتے مگر شیطان سرکش کو''۔ (محمود الحسن)

4۔ ''اللہ کے سوا عورتوں کو پکارتے ہیں اور شیطان مردود کو پکارتے ہیں''۔ (ثناء اللہ امرتسری)

5۔ ''یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے بھی ہیں تو بس زنانی چیزوں کو یہ لوگ پکارتے ہیں تو بس شیطان سرکش کو''۔ (عبدالماجد دریابادی)

6۔ ''اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ عورتیں ہی ہیں بلکہ (درحقیقت) شیطان سرکش ہی کو پکارتے ہیں''۔ (نواب وحید الزماں حیدرآبادی)

7۔ ''(یہ مشرک) خدا کے سوا تو بس عورتوں ہی کو پکارتے ہیں یعنی بس شیطان سرکش (کے کہے میں آ کر اُن) کو پکارتے ہیں''۔ (ڈپٹی نذیر احمد دہلوی)

8۔ ''یہ مشرک اللہ کے سوا عورتوں ہی کو پکارتے ہیں اور یہ مشرک بس سرکش شیطان ہی کو پکارتے ہیں''۔ (عاشق الٰہی صاحب میرٹھی)

مذکورہ بالا تمام مترجمین نے اِس آیتِ مبارکہ میں **یَدۡعُوۡنَ** کے معنی پکارنا کیا ہے۔ یہ بات یاد رہے محض پکارنے سے شرک نہیں ہوتا ہاں جب کسی کو اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کے مقابلے میں یا اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کے ساتھ شریک جان کر یا غیر خدا کو اِلٰہ اور معبود سمجھ کر پکارا جائے گا تو یہ شرک ہو گا۔ رہی بتوں کی بات تو اِسلام میں اِن کی گنجائش ہی نہیں بتوں کو محض بت سمجھ کر پکارنا بھی شرک ہے۔ یہ نہیں جن مترجمین اور مفسرین نے اِس آیتِ مبارکہ کی حقیقت کو جانا اور سمجھا ہے اور سیاق و سباق کو پیشِ نظر رکھا ہے اور اُنہوں نے غیر مبہم اور صحیح ترجمہ کیا ہے۔

اہل مکہ مکرمہ لکڑی اور پتھر کی مورتیوں کی عبادت کرتے تھے اور اُنہوں نے اُن کے نام عورتوں جیسے رکھے ہوئے تھے جیسے لات، عزیٰ، منات، نائلہ اور اساف وغیرہ۔

اَیسے مترجمین اور مفسرین نے **یَدۡعُوۡنَ** کا ترجمہ **یَعۡبُدُوۡنَ** (یعنی پوجتے ہیں) کیا ہے۔

(1) **مَا یَعۡبُدُ اَھۡلُ مَکَّةَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَصۡنَامًا بِلَا رُوۡحِ اللَّاتِ وَالۡعُزّٰی وَمَنَاةَ مَا یَعۡبُدُوۡنَ (اِلَّا شَیۡطَانًا مَّرِیۡدًا) مُتَمَرِّدًا شَدِیۡدًا** (تفسیر ابن عباس ص 65)

''یعنی اہل مکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط و بے حد) کے سوا بے روح بتوں لات' عزیٰ اور منات کی عبادت کرتے تھے اور شیطان مردود کی عبادت کرتے ہیں''۔

(2) اَیْ مَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ عَزَّوَجَلَّ (تفسیر ابوسعود جلد1 ص233)

(3) اَیْ مَـایَعْبُـدُوْنَ مِـنْ دُوْنِـہٖ (تفسیر مظہری جلد2 ص237)

(4) اَیِ الْـمُشْـرِ کُـوْنَ وَھُوَ بِمَعْنٰی یَعْبُدُوْنَ (تفسیر روح البیان جلد1 ص286)

(5) نمی پرستند از غیر حق مگر بتاں را ونمی پرستند مگر شیطان را کہ راندہ شدہ است۔ (شیخ سعدی شیرازی)

(6) مشرکان نمی پرستند بجز خدا مگر بتانے را کہ بنام دختراں مسمی کردہ اند ونمی پرستند مگر شیطان دُور رفتہ از حد۔ (شاہ ولی اللہ)

(7) یہ شرک والے اللہ کے سوا نہیں پوجتے مگر عورتوں کو اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو۔ (امام احمد رضا خاں بریلوی)

یہ بات خوش آئند ہے کہ اِس آیتِ مبارکہ کا ترجمہ درج ذیل فرقہ پرست مترجمین نے بھی صحیح کیا ہے جو کئی اَیسے ہی دوسرے مقامات پر روایتی فرقہ واریت کا مظاہرہ کر گئے ہیں۔

(1) ''وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں''۔ (تفہیم القرآن جلد1 ص397)

(2) ''یہ لوگ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف چند زنانی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں اور صرف شیطانی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو کہ حکم سے باہر ہے''۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

(3) ''یہ جو خدا کے سوا پرستش کرتے ہیں تو عورتوں ہی کی اور پکار کرتے ہیں تو شیطان سرکش ہی کو''۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی)

تفسیر مواہب الرحمان جلد2 ص260 پر پکارنے اور پوجنے کو ایک معنیٰ دیا گیا ہے۔ چونکہ صاحبِ مواہب الرحمان سیّد امیر علی نے اپنی تفسیر میں قرآنی آیات کے تحت شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ لکھا ہے اِس لئے مجبوراً ویسا ہی لکھنا پڑھا مگر جب تفسیر کی تو لکھتے ہیں۔ ''یدعون پکارتے ہیں (ف) یعنی پرستش کرتے ہیں یہ مشرک لوگ یعنی اہل مکہ جو اُس وقت میں مشرک تھے۔ (جلد2 ص260)

مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:۔ ''اہل مکہ عبادت کے طور پر سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ کے نہیں پکارتے تھے اناث کو (ف) عورت کو جن کا نام لات' عزیٰ ومنات ہے اِس واسطے کہ یہ نام مؤنث ہیں اور جن لوگوں کا نام بتلاتے ہیں' وہ بھی عورتیں تھیں۔ **ایسا ہی ابی بن کعب وعائشہ وابوسلمہ اور عروہ ومجاہد وابو مالک وسدی سے مروی ہے** اور بعض نے کہا کہ مشرکین اپنے جہل سے فرشتوں کو بنات اللہ تعالیٰ کہتے اور شکلیں بنا کر ملائکہ کی تصویر تصور کرتے ہیں۔ **(رواہ ابن جریر عن الضحاک)** بعض نے کہا کہ اناث ہر بے جان چیز مانند لکڑی وپتھر کے جس میں روح نہ ہو۔ **(رواہ ابن حاکم عن ابن عباس' حسن بصری)** ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا ہر بت کے ساتھ ایک شیطانہ تھی۔ **(راوہ ابن ابی حاتم)** پس یہ لوگ اُسی شیطانہ کو پوجتے تھے' اِسی واسطے فرمایا: **وَاِنْ یَّدْعُوْنَ** اور نہیں پوجتے مشرک لوگ **اِلَّا شَیْطَانًا مَّرِیْدًا** مگر شیطانہ مرید کو (ف) جس نے اُن کو بت پرستی پر آمادہ کیا یہی شیطان کو پوجنے کی وجہ ہے کیونکہ بت پوجنے میں درحقیقت وہ شیطان کے حکم کی فرمانبرداری کرتے ہیں''۔ (تفسیر مواہب الرحمان جلد 2 ص161 من وعن)

صاحبِ ''مواہب الرحمان'' نے جو تشریح کی ہے اُسے تفسیر ''دُرِمنثور'' سے نقل کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

(الف) مَعَ کُلِّ صَنَمٍ جَنِیَّۃٌ (ہر بت کے ساتھ شیطانہ تھی)۔

(ب) کُلُّ شَیْ ءٍ مَیِّتٌ لَیْسَ فِیْہِ رُوْحٌ مَثَلُ

الْخَشَبَةِ اِلْيَا لِبَسَّه مِثْلُ الْحَجَرِ يَابِسٌ ۔(درمنثور جلد2 ص287' ابن کثیر جلد1 ص477)

(ج) وَاَخْرَجَ عَبْدٌ وَّابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ فِىْ قَوْلِهٖ (يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلَّا اِنَاثًا) قَالَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى وَمَنَاتُ كُلُّهَا مُؤَنَّثٌ (درمنثور جلد2 ص687)

وَاَخْرَجَ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنَ اَبِىْ حَاتِمٍ عَنِ الضَّحَاكِ فِىْ قَوْلِهٖ (اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلَّا اِنَاثًا) قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: اِنَّ الْمَلَآئِكَةَ بَنَاتُ اللّٰهِ، وَاِنَّمَا نَعْبُدُهُمْ لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى! قَالَ اتَّخَذُوْا اَرْبَابًا وَ صُوَرُهُنَّ صُوَرَ الْجَوَارِىْ مَحَلُّوْا وَقَلَّدُوْا وَقَالُوْا هٰؤُلَآءِ يَشْبُهُنَّ بَنَاتُ اللّٰهِ الَّذِىْ نَعْبُدُهٗ، يَعْنُوْنَ الْمَلَآئِكَةَ۔(درمنثور جلد2 ص687)

''مشرک کہتے تھے فرشتے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد) کی بیٹیاں ہیں۔ ہم اِنہیں صرف اِتنی بات کے لئے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد) کے پاس نزدیک کر دیں۔ اور اُن کی تصویریں عورتوں کی شکل میں قائم کرتے تھے پھر حکم کرتے تھے اور تقلید کرتے تھے اور کہتے تھے یہ صورتیں فرشتوں کی ہیں جو اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد) کی بیٹیاں ہیں''۔

بُرا ہو جہالت' تعصب اور فرقہ پرستی کا۔ عقلِ انسانی جب مخالفت برائے مخالفت سے اَندھی ہو جاتی ہے تو حقائق اور سچائیاں اُس کی نگاہ سے اَوجھل ہو جاتی ہیں۔ تمام تفاسیر اِس بات کی وضاحت کر رہی ہیں کہ مشرکین اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد) کے فرشتوں کو اُس کی بیٹیاں سمجھتے تھے اور اپنے تصور میں اُنہوں نے لکڑی اور پتھر کے بت بنا کر اُنہیں عورتوں جیسے نام دے کر پوجنا شروع کر دیا اور پرستش کا مقصد بھی بیان کر دیا۔ لیکن اِس دَور میں اَیسا مبہم اور غیر واضح اَنداز اِختیار کیا گیا ہے کہ کلمہ گو مسلمانوں کو مشرکینِ مکہ کے ساتھ ملا دیا گیا ہے اور اُمّتِ مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ مقامِ غور ہے جن مسلمانوں کو مشرک قرار دیا جائے کیا وہ فتوے لگانے والے کے ساتھ متحد ہو سکتے ہیں؟

مشرکین مکہ مکرمہ تو کہتے تھے ''ہم اِن بتوں کی عبادت اِس لئے کرتے ہیں تاکہ وہ ہمیں خدا کے قریب کر دیں''۔

کوئی صاحبِ ایمان کسی نبی علیہ السلام یا ولی رحمۃ اللہ علیہ کی پوجا تو نہیں کرتا مگر ظلم کی اِنتہا ''فوائد سلفیہ مسمی بہ اشرف الحواشی مرتبہ مولوی محمد عبدہ الفلاح'' میں زیرِ آیت.... مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ....(الزمر:3) لکھا ہے۔ ''ہمارے زمانے میں بھی بہت سے لوگ اَیسے ہیں جو اپنے آپ کو موحد مسلمان کہتے ہیں مگر اَولیاء اللہ کو پکارتے ہیں اُن کی قبروں پر چڑھاوے چڑھاتے ہیں اور اُن کے نام کی نذر' نیاز مانتے ہیں یا دُعا میں اُن کا بطورِ وسیلہ ذکر کرتے ہیں۔ اِن سب باتوں سے غرض اُن کی یہ ہوتی ہے کہ اِن بزرگوں کے ذریعہ اُنہیں خدا تک رسائی حاصل ہو اور وہ خدا سے اُن کی سفارش کر سکیں''۔

کہاں معبودانِ باطل اور کہاں بزرگانِ دین؟ یہ لوگ کیسی غلط اور خلافِ قرآنِ مجید وحدیث تفسیر کرتے ہیں کہ جن کی محبت ومعیت اور جن کی پیروی وسفارش کل قیامت کے دن کام آئے گی اُنہیں معبودانِ باطل کے ساتھ ملا دیا ہے۔

پیچھے آپ مودودی صاحب کا ترجمہ بھی پڑھ آئے ہیں۔ مودودی صاحب نے گو بحث کا ترجمہ دُرست کیا ہے مگر تفسیر کرتے ہوئے اَیسی بات کہہ دی جو صریحاً روحِ اِسلام کے خلاف ہے۔

ملاحظہ ہو:۔ ''شیطان کو اِس معنی میں تو کوئی معبود نہیں بناتا کہ اُس کے آگے مراسمِ پرستش اَدا کرتا ہو اور اُس کو اُلوہیت کا درجہ دیتا ہو۔ اَلبتہ اُسے معبود بنانے کی صورت یہ ہے کہ آدمی نفس کی باگیں شیطان کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور جدھر جدھر وہ چلاتا ہے اُدھر چلتا ہے۔ گویا یہ اُس کا بندہ ہے وہ اُس کا خدا''۔ یہ عبارت

لکھنے کے بعد ایسی ٹھوکر کھائی کہ عظمتِ اِسلام اور مقصدِ اِسلام کو فراموش کر دیا۔ لکھتے ہیں۔

''اِس سے معلوم ہوا کہ کسی کے اَحکام کی بے چون وچرا اِطاعت اور اَندھی پیروی کرنے کا نام ہی ''عبادت'' ہے اور جو شخص اِس طرح کی اِطاعت کرتا ہے وہ دراصل اُس کی عبادت بجالاتا ہے''۔

شاید موصوف نے غور نہیں کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرکار کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی بے چون وچرا اور اَندھی پیروی کرتے تھے اور یہی بے چون وچرا اور اَندھی پیروی اِطاعتِ رسول ﷺ کے لئے لازمی جزو ہے اور اِسی پیروی سے کلمہ گو مقربِ بارگاہِ خداوندی بنتا ہے۔

اگر غور کیا جائے تو مودودی صاحب کے اپنے پیروکار اُن کی بے چون و چرا اِطاعت اور اَندھی پیروی کرتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ جو لوگ بے چون و چرا مودودی صاحب کی اِطاعت اور اَندھی پیروی کرتے ہیں (بقول اُن کے کیا وہ دراصل اُن کی عبادت کرتے ہیں؟)

آیئے صراطِ مستقیم کی طرف اور غور وفکر سے مطالعہ کریں کہ زیر بحث آیتِ مبارک میں مشرکینِ مکہ کی حماقت اور سفاہت کا بیان ہو رہا ہے کہ وہ اگر خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں تو کس کو؟ اُن لکڑی اور پتھر کے بنے ہوئے بتوں کو۔ اُن کے معبودوں کو اناث (عورتیں) کہا گیا ہے۔ اُس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اُن کے بیشتر معبودوں کے نام عورتوں کے سے تھے۔ لات' منات' عزیٰ' نائلہ وغیرہ۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ہر قبیلہ جس بت کی پرستش کیا کرتا تھا اُسے انثی بت فلاں کہا جاتا تھا۔ 5

تیسری وجہ یہ ہے کہ چونکہ وہ بے جان مورتیاں تھیں اِس لئے اِنہیں اناث سے تعبیر کیا گیا کیونکہ مؤنث ہی اِنفعال پذیر ہوا کرتی ہے۔ یعنی دوسرے کا اَثر قبول کرتی ہے اور کسی میں اَثر نہیں کرتی۔ اِسی طرح یہ لکڑی اور پتھر وغیرہ بھی مؤنث کی طرح صرف منفعل ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں' فاعل نہیں ہوتے۔ اِس لئے اِنہیں اناث کہا گیا ہے۔ (بیضاوی بحوالہ ضیاالقرآن جلد 1 ص 393)

یہاں ''**یَدْعُوْنَ**'' کا فاعل کفار و مشرکین عرب ہیں۔ **دُوْنِهٖ** کی ضمیر اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط و بے حد) کی طرف ہے۔ **دُوْنَ** بمعنی سواء کے ہے یا بمعنی مقابل کے۔ کیونکہ رَبِّ کائنات خالقِ اَرض وسما خدائے وحدہٗ لاشریک کے سوا جس کی عبادت کی جائے اُسے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط و بے حد کے مقابل مان لیا جاتا ہے۔ مشرکینِ عرب فرشتوں کو خدا کی لڑکیاں سمجھ کر پوجتے تھے اور جو بت مردوں کے نام کے تھے جیسے ہبل' وذ' صواع ذالخلصہ اُنہیں بھی عورتوں کی طرح زیوروں سے آراستہ کرتے تھے۔ نیز وہ پتھروں' چاند' سورج' ستاروں کو عورت سمجھ کو پوجتے تھے۔ نیز بے جان' بے عقل چیزوں کو بھی عربی مثل عورت کے مانا جاتا ہے اِسی لئے اُن کی طرف ضمیر مؤنث لوٹتی ہے۔ اَب بھی ہندو رام چندر کرشن کو زیور پہناتے ہیں۔ کالی دیوی کو عورت مانتے ہیں' زمینِ ہند کو بھارت ماتا کہتے ہیں۔

لہٰذا یہ آیت کریمہ برحق ہے کہ یہ بے عقل مرد ہو کر عورتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ کوئی مسلمان کسی نبی علیہ السلام اور اَولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے کسی کو بھی اِلٰہ' معبود یا اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق وبسیط و بے حد کا شریک نہیں مانتا بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط و بے حد کے رسولوں علیہم السّلام اور اَولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو اُس کے مقرب اور پیارے محبوب بندے مانتا ہے۔ اِس لئے کہ یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط و بے حد کے مقرب اور برگزیدہ محبوب بندے ہی ہیں جن کی پیروی اور اِطاعت بلکہ اُن سے سچی محبت جزوِ اِیمان ہے۔ اُن پر بتوں والی آیات کا اِطلاق تحریفِ قرآن وظلم عظیم اور کفر ہے۔

5 تفسیر النسفی جلد 1 ص 251، تفسیر قرطبی جلد 3 ج5 ص 387، ابن جریر جلد 3 ج5 ص 166، کشاف جلد 1 ص 584، تفسیر کبیر ج11 ص 46۔

علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ

از قلم: پیر طریقت رہبر شریعت صاحبزادہ پیر بشیر احمد یوسفی
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ گجر پورہ شریف)

ایک تارا چمک کے ٹوٹ گیا
یا نبی نسخہ تسخیر کو میں جان گیا
اِس کو سب مان گئے آپ کو جو مان گیا

علمائے حق اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ کے وارث ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ ہر دَور میں علمائے حق نے آزمائشوں اور فتنوں کے وقت ثابت قدمی کا مظاہرہ فرمایا ہے اور اَنبیاء کرام علیہم السلام کی نیابت کا فریضہ اَدا کرتے ہوئے تمام فتنوں کے سامنے سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوئے ہیں، لیکن کبھی پرچم اِسلام کو سرنگوں نہیں ہونے دیا۔ کئی جہلاء اُٹھے، کئی سازشیں بُنی گئیں، عوام کو علماء سے دُور کرنے کی کوشش کی گئی، ناموسِ رسالت و ناموسِ صحابہ پر حملے کیے گئے، لیکن ہر دَور میں کوئی نہ کوئی مردِ قلندر ضرور اُٹھا، جس نے باطل کے ایوانوں کو ڈھا کر رکھ دیا۔ اِنہی شخصیات میں سے ایک عبقری شخصیت اَمیر المجاہدین فنا فی خاتم النبیین محافظ مسلک اہل سنت حضرت علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اِس دَور کے ہر بندے کو اپنے مقدر پر نازاں ہونا چاہئے کہ اُس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ پایا ہے۔

حضرت علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ 1966ء کو ''نکہ توت'' ضلع اٹک میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی کا نام حاجی لعل خان ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک بھائی جس کا نام امیر حسین ہے اور چار بہنیں ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا اِنتقال 2008ء میں ہوا، اور والدہ کا اِنتقال 2010ء میں ہوا۔

حضرت علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے اِبتدائی تعلیم چوتھی کلاس تک اپنے گاؤں نِکا کلاں کے سکول سے حاصل کی۔ اِس کے بعد دینی تعلیم کے لئے ضلع جہلم چلے گئے اُس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر بمشکل آٹھ سال ہی تھی اور یہ 1974ء کی بات ہے۔ جب علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ اکیلے جہلم پہنچے تو اُس وقت تحریک ختم نبوت اپنے عروج پر تھی۔ جہلم میں علامہ صاحب کے گاؤں کے اُستاد حافظ غلام محمد موجود تھے جنہوں نے اُنہیں جامعہ غوثیہ اشاعت العلوم عید گاہ لے گئے۔ یہ مدرسہ قاضی غلام محمود کا تھا جو پیر مہر علی شاہ کے مرید خاص تھے۔ وہ خود خطیب و اِمام تھے اِس لئے مدرسہ کے منتظم اُن کے بیٹے قاضی حبیب الرحمٰن تھے۔ مدرسہ میں حفظ قرآن مجید کے لئے استاد قاری غلام یٰسین تھے جن کا تعلق ضلع گجرات سے تھا اور وہ آنکھوں کی بینائی سے محروم تھے۔ علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کے اِبتدائی بارہ سپارے جامع غوثیہ اشاعت العلوم میں حفظ کیے اور اُس سے آگے کے اَٹھارہ سپارے مشین محلّہ نمبر 1 کے دار العلوم میں حفظ کیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن پاک حفظ کرنے میں چار سال کا عرصہ لگا۔ 1978ء میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر بارہ برس ہوئی تو دینہ ضلع گجرات چلے گئے اور وہاں دو سال قرأت کی تعلیم حاصل کی۔ قرأت کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1980ء میں مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے لاہور چلے گئے۔ وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شہرہ آفاق دینی درسگاہ جامعہ نظامیہ لاہور میں درسِ نظامی کی تعلیم حاصل کی۔ لاہور مدرسہ میں آٹھ سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1988ء میں فارغ التحصیل ہو گئے تھے۔ قرآن پاک حفظ کرنے کے علاوہ درس نظامی اور اَحادیث پڑھیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ترمذی شریف، مفتی محمد عبد اللطیف نقشبندی صاحب سے مسلم شریف، ابو داؤد شریف، علامہ محمد رشید نقشبندی صاحب سے کنز الدقائق، قصیدہ بردہ شریف، علامہ عبد الحکیم شرف قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بخاری شریف پڑھی، اِس کے علاوہ علامہ حافظ عبد الستار سعیدی صاحب زید مجدہٗ، علامہ محمد صدیق ہزاروی صاحب زید مجدہٗ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اَساتذہ میں شامل ہیں

1988ء میں دورۂ حدیث مکمل ہوا اور دستارِ فضیلت عطا کی گئی۔

علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی شادی اپنے چچا کی بیٹی سے ہوئی۔ 1993ء میں محکمہ اَوقاف میں خطیب کی ملازمت کے بعد شادی ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت سادہ لباس زیب تن فرماتے تھے اور نہایت سادی غذا اِستعمال فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سادگی کا مزید نظارہ چشمِ فلک نے فیض آباد میں ٹھٹرتی سردی میں کیا' جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مُحبین کے ساتھ ہی بغیر کسی پروٹوکول اور اِہتمام کے سڑک پر ہی بستر لگا کر سوئے' جسے دیکھ کر اَمیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اَندازِ مبارک کی یاد تازہ ہوگئی۔

حضرت علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ دوعشروں سے جامعہ نظامیہ رضویہ میں تدریس کررہے تھے۔ اِس کے علاوہ فدایانِ ختم نبوت پاکستان اور مجلس علماء نظامیہ کے مرکزی اَمیر رہے۔ دارالعلوم انجمن نعمانیہ سمیت کئی مدارس' تنظیمات اور اداروں کے سرپرست ونگران رہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں جمود بالکل نہیں تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک حادثے کے نتیجے میں معذوری لاحق ہوگئی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ صحت مندوں سے زیادہ محرک تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عمل سے لوگوں کو یہ درس دیا کہ دین کا کام کرنے کے لئے جذبہ رکھنا چاہیئے کسی عذر کو آڑے نہیں آنے دینا چاہیئے۔ پوری دُنیا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لبیک یا رسول اللہ اور تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد کی صدائیں بلند کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جو نعرہ بھی لگایا وہ بچے بچے کی زبان پر جاری ہوگیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جس اَنداز میں تحفظ ناموسِ رسالت اور دفاعِ ختمِ نبوت کے لئے کام کیا' رہتی دُنیا تک اُسے یاد رکھا جائے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اقبال کے فلسفہ خودی کے اَمین تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حقیقی معنی میں اہلِ اِسلام کو بیدار کر کے رکھ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے ''ناموسِ رسالت کے معاملے میں اگر مگر اور چونکہ چنانچہ کی گنجائش نہیں ہوتی''۔

غازی ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ نے جب گستاخِ رسول سلمان تاثیر کو واصل جہنم کیا اور پھر غازی صاحب کو گرفتار کیا گیا اور اُن کو پھانسی دے دی گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے غازی ممتاز حسین قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ کی رہائی کی تحریک کو بڑے اَحسن اَنداز میں آگے بڑھایا' لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تر کوششوں کے باوجود حکومتِ وقت نے غازی صاحب کو نہایت عجلت میں پھانسی دے دی۔ 2017ء میں ایک پارلیمانی بل میں حکومت کی طرف سے قانونِ ختم نبوت کی ایک شق میں اَلفاظ بدلنے پر' اُنہوں نے غیرتِ اِیمانی کا اِظہار کرتے ہوئے نومبر 2017ء میں فیض آباد انٹرچینج پر دھرنا دیا۔ 25 نومبر کی صبح وفاقی پولیس اور رینجرز نے ایک ناکام آپریشن کیا' جس میں کئی اَفراد زخمی ہوئے' پولیس نے 12 ہزار آنسو گیس کے شل پھینکے اور 8 لوگ شہید بھی ہوئے۔

عشقِ سرکارِ رسالت کے سوا کچھ بھی نہیں
بات اِیمان کی تھی وہ کیوں بُرا مان گیا

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں 2018ء کے الیکشن میں تحریک لبیک یارسول اللہ ﷺ نے 26 لاکھ کے قریب ووٹ حاصل کئے اِتنے کم عرصہ میں پاکستان کی بڑی تحریک بن گئی اِس تحریک کا مقصد نظامِ مصطفیٰ ﷺ کا نفاذ ہے اور علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ آخری دَم تک اِسی نظام کے نفاذ کے لئے لڑتے رہے۔ علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر ترکی کے ایک عالمِ دین خالد الراعی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تعارف کے حوالے سے لکھا: **وھو الذی اسس جماعة لبیک یا رسول اللّٰہ الشھیرة (للدفاع عن رسول اللہ) واوذی فی سبیل ذلک اللہ اکبر** یعنی ''آپ نے دفاعِ ناموسِ رسالت کے لئے تحریک لبیک یا رسول اللہ کی بنیاد رکھی' اِس راہ میں آپ کو بہت ستایا گیا''۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک انچ بھی اپنے مقصد سے نہیں ہٹے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ساری زندگی مدینہ پاک نہیں گیا اِس کی وجہ یہ ہے کہ مَیں آقائے نامدار مدینے کے تاجدار ﷺ کو کیا منہ دِکھاؤں گا کہ آپ ﷺ کی ناموس پہ حملے ہوتے رہے اور مَیں سب کچھ چھوڑ کر ادھر آ گیا۔

علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اَولاد میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں شامل

ہیں۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں۔ حافظ محمد سعد رضوی' حافظ محمد انس رضوی ہیں۔ حافظ سعد رضوی صاحب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین اور تحریک لبیک کی مجلس شوریٰ کے فیصلے سے نئے اَمیر مقرر ہوئے ہیں۔

اقبال سے عشق کی وجہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دورانِ تعلیم درسی کتب کے علاوہ جن کتب کا مطالعہ کرتا تھا اُن میں ڈاکٹر اقبال کا فارسی مجموعہ کلام سرفہرست تھا۔

1988ء میں کلیات اقبال خریدی تھی اور نوعمری میں ہی اُس مردِ قلندر شاعر کے اَفکار کا مطالعہ شروع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گویا کہ اقبال کی روح نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ اقبال کے کلام کے بعد ڈاکٹر اقبال کے شاعری کے استاذ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کو پڑھا اور اور اُن کے بیشتر کلام کو اَز بر یاد کر لیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مجھے اقبال' مولانا روم اور اَعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی شاعری نے بہت زیادہ متاثر کیا اور یہ حضرات عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ جام پلاتے ہیں جنہیں پینے کے بعد کسی چیز کی حاجت نہیں رہتی اور اردو شعراء میں اکبر الہ آبادی کی شاعری پسند تھی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علامہ اقبال سے والہانہ عقیدت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریر و بیانات میں دکھائی دیتی تھی۔ گزشتہ کچھ سالوں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ یوم اقبال کے موقع پر مزار اقبال کے احاطہ میں خصوصی نشست سے مرقد اقبال پر حاضری کے بعد خطاب بھی فرماتے رہے۔ مذہبی حلقوں سے تعلق رکھنے والے عام فہم لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کی بدولت کلام اقبال کو پڑھا اور سنا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مطالعہ کا جنون رہتا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ سفرنامے بہت پڑھتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حکیم محمد سعید اور مفتی احمد یار خان نعیمی علیہما الرحمہ کے تمام سفرنامے پڑھ ڈالے۔

تاریخ اسلام کا مطالعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولین ترجیح تھی اور تمام مسلم سپہ سالار کی سروت کا مطالعہ کرتے رہتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے اِسلام کے تمام سپہ سالار اپنی مثال آپ ہیں لیکن حضرت سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری دینا ایک دیرینہ خواہش تھی اور الحمد للہ پوری ہوئی۔

کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سخت مزاج تھے' اُن کے بیانات سخت تھے' جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ **اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ** کی عملی تصویر تھے۔ بقول اقبال:

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی کی بھی ملامت کی پرواہ کئے بغیر باطل کے سامنے ڈٹ کر بہ بانگِ دہل حق بات کہتے تھے۔ عربی زبان کا ایک مقولہ ہے **الحق مر لو کان** درایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے اِسی حوالے سے سوال کیا کہ لوگ کہتے ہیں آپ سخت گفتگو کرتے ہیں' تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پترا کدی سچی گل وہ مٹھی ہندی اے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سختی صرف اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے پیارے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اِسلام کی خاطر تھی ورنہ عام زندگی میں انتہائی شفیق اِنسان تھے۔ قبلہ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بڑی محبت تھی۔ ہمارے ایک دوست محمد آصف یوسفی صاحب واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا' حضور کوئی عالم جو بغیر پیسوں کے تقریر کرتا ہو تو آپ علیہ نے فرمایا: ایک تو بندہ خود ہے اور دوسرا بندہ منیر اِسلام ہیں یہ بغیر پیسوں کے بھی چلے جاتے ہیں۔

اِنتقالِ پرملال:

19 نومبر 2020ء' شبِ جمعۃ المبارک بوجہ علالت بعمر 54 سال لاہور میں وفات پائی۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بندہ مومن کی وفات کے بعد سب سے پہلی جزا جو اُسے دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اُس کے جنازہ میں شریک تمام لوگوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (شعب الایمان

للبیھقی جلد 7 ص 7 حدیث 9258) 21 نومبر 2020ء بروز ہفتہ کو 10 بجے نماز جنازہ گراؤنڈ مینار پاکستان میں اَدا کی گئی، جس میں 1 کروڑ 70 لاکھ عشاقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکت کرکے اپنی بخشش کا سامان کیا۔ مرتا وہ ہے جس کا کوئی مشن' کوئی نصب العین نہ ہو۔ علامہ خادم حسین رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشن اور نصب العین کے ساتھ ہمیشہ لوگوں کے دِلوں میں زندہ رہیں گے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خوبصورت بیانات ہمیشہ عشاقانِ مصطفیٰ کے جذبات کو گرماتے رہیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خوبصورت زندگی پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے۔

آنکھ ہے اَشکبار ، دِل ہے بے تاب
غم وہ ہے جس کی کوئی حد نہ حساب
دل ویران اور آنکھ اُجاڑ
ہم پہ ٹوٹا ہے رنج و غم کا پہاڑ

ایک تارا چمک کے ٹوٹ گیا
کون تھا وہ جو ہم سے چھوٹ گیا
برق کی طرح حق رسندہ ہے
اس کے دشمن مریں وہ زندہ ہے

مفتی خلیل احمد یوسفی صاحب چھوٹے بھائی باقاعدہ قبلہ کے شاگردوں میں شامل میں ہیں' بندۂ ناچیز کے ساتھ بھی آپ کی بہت زیادہ شفقت تھی۔ جب بھی ملاقات ہوتی دُور سے ہی دیکھ کر اپنے پاس بلوا لیتے۔ مَیں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اِنتہائی مخلص' دیانتدار' دَردِ دِل' عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی پایا ہے۔

قبلہ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سی نصیحتیں بھی اِرشاد فرمائیں جو صرف ایک مخلص اور شفیق اِنسان ہی کرسکتا ہے۔

مجھے دین اسلام سے پیار ہے

پروپرائیٹر: شہباز علی
0304-7863310

مجھے دین اسلام سے پیار ہے۔ ماہنامہ سیدھا راستہ دستیاب ہے۔

شہباز واشنگ مشین ایںڈ ریپئرنگ سنٹر

ہمارے ہاں ہر قسم کی واشنگ مشین، ڈرائیر اور روم کولر، جوسر مشین، استری، پنکھے، سیف المار ی دستیاب ہیں

ایڈریس: چاہ میراں روڈ کوٹ خواجہ سعید لاہور حسن، اسامہ، منیب | نیز پُرانی مشین دے کر نئی حاصل کریں